منتخب المکاتیب

یعنی

اعلیٰ حضرت سلطان الہند محمد اورنگ زیب عالمگیر کے نہایت دلچسپ
و بصیرت افروز منتخبہ خطوط اور رقعات کا مجموعہ

مرتبہٗ

جناب مولوی سید محی الدین احمد صاحب فاضل کامل
انٹرمیڈیٹ سابق فارسی مدرس مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد

پبلشر
لالہ رام نراین لعل بکسیلر۔ کٹرہ روڈ
الہ آباد
سنہ ۱۹۴۰ء

بار اوّل

قیمت ۸/

مقدمہ

فارسی زبان کو اپنی ادبی جامعیت، لفظی سلاست و فصاحت، معنوی بلاغت و لطافت، تخیلات کی رنگینی، استعارات و تشبیہات کی دلآویزی، شستہ تراکیب کی معنی آفرینی۔ اسلوب بیان کی سحر سامانی کی بنا پر ایشیا کے بیشتر حصّوں میں خصوصاً ملک کے علمی اداروں میں جو ہمہ گیری و ہردلعزیزی حاصل ہے، محتاج بیان نہیں۔ سنسکرت کی زرخیز و شاداب زمین پر "اُردو" کا ایک سدا بہار رنگین لالہ زار اسی کے سرچشمہ فیض کی آبیاریوں کا ادنیٰ مظہر ہے۔ خصوصاً دورِ متاخرین کے انشا پرداز ادیبوں کا سرمایۂ نثر باعتبار سیاق عبارات سیلِ رواں کا حکم رکھتا ہے۔ اس صنف میں "رقعاتِ عالمگیر" یعنی محمد اورنگ زیب عالمگیرؒ کے مکاتیب و رقعات، خطوط و مراسلات کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ جو علم و ادب، آئین و سیاست، تاریخ و حقائق کا مجموعہ، اور مرحوم کی اخلاقی و معاشرتی۔ سیاسی و ملی۔ علمی و تمدنی ذہنیات کے آئینہ دار ہیں۔

خطوط سوانح نگاری کی جان ہیں۔ ہم دوسروں کے متعلق جو کچھ

دیکھتے اور سنتے ہیں وہ ان کا اجتماعی رُخ ہوتے ہیں جو اکثر و بیشتر زیادتی انفرادی رُخ سے بالکل جداگانہ ہوا کرتے ہیں۔ ان صورتوں میں ایک شخص کے صحیح حالات، اس کے اصلی اخلاقیات اس کی حقیقی نیّت اور سچی روش کو معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ہم اس کے خانگی ذاتی اور ایسے افعال کی تلاش کریں، جو اس سے ایسی شکل وصورت اور ایسے حالات میں سرزد ہوئے ہوں جبکہ اس کو اس بات کا پورا یقین ہو کہ کوئی دوسرا اس سے واقف نہیں ہوسکتا۔ اور اس کے معتمد علیہ کے علاوہ کسی کو حشر تک کانوں کان اس کی خبر نہ ہوگی۔ اور اس کا ایک ایک لفظ قیامت تک کے لئے ایک سربمہر راز اور اس کا ایک ایک نقطہ ایک ناقابل شکست طلسم رہیگا۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جو ظاہر اً زہد و اتقاء کا پیکر مجسّم ہو اپنی اندرونی خباثت کو منظر عام سے تمام عمر چھپانے میں کامیاب ہو جائے لیکن اپنے ذاتی حالات سے واقف لوگوں سے جب وہ خط و کتابت کریگا تو وہ اپنی خباثت کو اس کی تمام عریانی کے ساتھ ظاہر کر دیگا۔ اور نگ زیب کے خطوط و رقعات کا بیشتر حصّہ اُس کی زندگی کے دو حصّوں پر منقسم ہے۔ اوّل عہد شاہزادگی۔ دوّم زمانۂ شاہنشاہی۔

سلاطین مغلیہ تمامتر تعلیم یافتہ، صاحب ذوق سلیم، اور ادب شناس و

علم پرور ہوئے ہیں۔ چنانچہ اورنگ زیب کے خطوط اُس کے وسعتِ مطالعہ کے ضامن ہیں۔ اس حقیقت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اسلامی نصاب میں فنِ خطوط نویسی و انشاء کو خاص اہمیت دیجاتی تھی اور انشاء کی لاتعداد کتابیں آج بھی اس دعوے کا بہترین ثبوت ہیں۔ اورنگ زیب نے ان کتابوں کا عمیق مطالعہ کیا تھا جن کا معتدبہ حصّہ اس کے دماغ میں محفوظ تھا اور وہ اکثر اپنے خطوط میں ان سے کام لیتا تھا اس کے خطوط اس کے کمال فن کے شاہد ہیں۔

یوں تو بادی النظر میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کے ذاتی وخانگی خطوط میں آئے دن واقع ہونے والے بے لطف وغیر دلچسپ حالات کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ لیکن اگر ہم ان خطوط پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ایک شخص کے ذاتی خطوط جذبات وحقائق نگاری کے بہترین میدان ہوتے ہیں خصوصاً ان مواقع پر جبکہ لکھنے والے کا حلقۂ مراسلت بہت وسیع ہو۔ ایک طرف اُسے اپنے اراکین خاندان اعزا واحباب آباء واقرباء سے خط وکتابت کرنا ہو دوسری طرف اعیان خلافت دعمائدین دولت کو مخاطب کرنا ہو۔ تیسری طرف مشائخ وعلماء سے شرف مکاتبت حاصل کرنا ہو چوتھی طرف ہمسایہ سلاطین سے خط وکتابت ہو اور پانچویں طرف ملازمین کے نام عطیات ومواہبات کے فرامین نافذ کرنے ہوں، تو پھر ان کی ادبی جامعیت اور اظہار حقیقت

کا کیا کہنا اور اور نگ زیب کے خطوط اسی قسم کے گلہائے خوش رنگ کا بہترین گلدستہ ہیں۔ کہیں ذاتی حالات کے متعلق اظہار خیال ہے تو کہیں سیاسی و معاشرتی واقعات پر تنقید۔ کہیں شوق وصال بیچین کئے ہوئے ہے تو کبھی درد فراق نے مضطر کر رکھا ہے۔ کسی جگہ کسی کی شادی یا ولادت کی خوشی ہے تو کہیں کسی کی موت کا ماتم ہے۔ کسی جگہ کسی افسر پر عطیات و نوازشات کی بوچھار ہے تو کہیں لعنت و پھٹکار۔ اگر ایک خط عمارتوں اور قلعوں کے مفصل حالات سے مملو ہے تو دوسرا باغوں اور چمنوں کی رنگین بیانی سے پُر۔ کہیں عتاب ہے تو کہیں عنایت۔ کبھی گرمجوشی ہے تو کبھی سرد مہری۔ کہیں الزامات کی صفائی ہے تو کہیں دوسرے کے خلاف شکایت۔ کہیں دادگستری و عدل گستری کی تلقین ہے تو کہیں سرجوشیوں اور گستاخیوں کی معقول سرزنش، غرضکہ اخلاق وادب کا وہ کونسا پہلو ہے جو یہاں نمایاں حیثیت نہیں رکھتا اور پھر جس میں واقعہ نگاری کے ساتھ کمال ادب کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔

یہی نہیں بلکہ مناظر قدرت کے عمیق مطالعہ کرنے اور اپنے تاثرات و کیفیات قلبی کی جیتی جاگتی تصویر کھینچنے اور مختلف دلکش مقامات کے حالات بیان کرنے میں کتنا بلیغ اور کس قدر باکمال ہے، وہ جب کبھی سفر کرتا ہے تو اِن تمام عمارتوں۔ شہروں۔ پہاڑوں۔ جنگلوں۔ دریاؤں وغیرہ

کے جغرافی حالات کا بھی مطالعہ کرتا جاتا ہے، پھر ان حالات کی اس مکمل طریقہ سے تصویر کھینچ دیتا ہے کہ وہ جیتی جاگتی مجسم آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں جغرافیہ کی خشکی نہیں ہوتی بلکہ فصاحت و بلاغت کی طراوت اُسے دلچسپ اور جاذب توجہ بنا دیتی ہے۔

اس تذکرہ سے اورنگ زیب کے کمال انشاء کا ایک عام تخیّل ضرور ذہن نشین ہو گیا ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اہل ذوق حضرات جو نفس ادب اور انشاء کے لحاظ سے اِن خطوط کا مطالعہ کرینگے وہ ان رقعات کی روشنی میں اورنگ زیب کی شخصیت علمی کے متعلق کوئی بالاتر تخیّل اور زیادہ صائب رائے قائم کر سکیں گے۔ ان مثالوں میں ابھی ایک مفصّل مبسوط اور اضافہ کا امکان باقی ہے مگر طوالت مقدمہ کے خوف سے اس کو نظر انداز کر کے یہ امر پڑھنے والوں کے ذوق سلیم پر چھوڑتا ہوں اور اس نادر انتخاب و ترتیب کے اظہار مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

دیر سے خواہش تھی کہ اعلیٰحضرت محمد اورنگ زیب عالمگیر جیسے عالم فاضل ادیب اور ماہر انشاء پرداز کے مجموعۂ مکاتیب سے نہایت دلچسپ، بصیرت افروز اور جاذب توجہ رقعات کا ایک ایسا مختصر انتخاب کروں۔ جو اختصار کے باوجود معنوی حیثیت سے جامعیت کا علم بردار بھی ہو۔ خدا کا ہزار شکر و احسان ہے کہ مدّت دراز کے بعد اُس نے اس دیرینہ آرزو کی تکمیل

کا موقع دے کر ایک علمی و ادبی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ دورِ حاضرہ کی سیاسی و ادبی ضروریات کو ملحوظ کر کے طلبہ کے علمی استفادہ کی غرض سے کافی غور و فکر اور سعی و عرق ریزی کے بعد وہ پچاس خطوط انتخاب کر کے پیش کرتا ہوں جو تہنیت و تعزیت، سیاست و معاشرت، محاصرہ و جنگ ارشادات و فرامین، عطیات و موہبات وغیرہ مختلف اصناف مراسلات پر مشتمل ہیں اور جو ترتیب و تالیف کے لحاظ سے ادب عالیہ کا مظہر اتم ہونے کے باعث ایک ہی وقت میں طلبہ کے ذہن و اخلاق میں ایک نمایاں ترقی بھی دے سکتے ہیں اور ان کے علمی ذوق کی پرورش بھی حسب ضرورت کر سکتے ہیں۔

اس انتخاب کا ایک بڑا مقصد اور بہترین محرک یہ تخیل بھی رہا کہ باشندگان ہند کا شیرازۂ قومیت جو کورانہ تقلیدوں اور متعصبانہ غلط فہمیوں کے ہاتھوں منتشر ہو چکا ہے از سر نو رشتۂ اخوت و قومیت وطنیت و اتحاد سے بند ہو جائے اور شومی قسمت سے تاریخ کی غیر محققانہ تعلیم نے افتراق و انشقاق کی جو سر بفلک دیوار درمیان میں قائم کر دی ہے۔ تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ جائے۔ اِسی غرض سے وہ رقعے بھی جو راجہ ٹوڈرمل اور چندر پرکاش وغیرہ جیسے عمائدین دربار کو شاہی تفقدات و عطیات کا مورد خاص بتاتے ہیں شامل انتخاب کر لئے گئے ہیں اور طلبہ کی ذہنی و اخلاقی اصلاح، وطنی ہمدردی و باہمی رواداری کی تربیت کے لئے شمع ہدایت و مشعل راہ ہیں۔

میں اپنے کرم فرما جناب بینی مادھو صاحب خلف الرشید جناب لالہ رام نراین لال صاحب مرحوم کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے مجھے اس امر کی جرأت اور اس خدمت کی ہمت دلائی، موصوف کے حسب فرمائش میں نے اس انتخاب کا کام انجام دے کر "منتخب المکاتیب" کے نام سے موسوم کیا اور کتاب کو زیادہ مفید بنانے اور طلبہ کی سہولت کے لئے آخر میں ایک فرہنگ بھی شامل کردی جس میں تمام مفرد الفاظ و مرکب کلمات کی تشریح اِس وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے کہ پھر کسی اور تشریح یا تفسیر کی حاجت باقی نہیں رہتی۔۔ "منتخب المکاتیب" کے انتخاب و ترتیب میں بقدر امکان اس بات کی بلیغ کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ کی ذہنی و اخلاقی استعداد کا اندازہ کرتے ہوئے منشاء تعلیم کے عین مطابق اس قسم کے مکتوبات اس میں جمع کئے جائیں کہ یہ انتخاب صحیح معنوں میں شائقین علم کے لئے مفید اور طلبہ کے علمی و ادبی مذاق کو بہتر اور ان کے معیار قابلیت کو بالاتر بنانے میں نسخۂ کیمیا ثابت ہو۔ اور درسی کتب کی غرض و غایت بھی حقیقتاً یہی ہونی چاہیئے۔

سلطان منزل دائرہ شاہ اجمل
الہ آباد
۲۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

کمترین
سید محی الدین

بنام شاه جہان بادشاہ

بہ

عہد نظامت ملتان

سفر دہلی و مراجعت

رقعۂ اوّل

بموقف عرض می رساند کہ چوں آرزوئے ادراکِ سعادتِ آستاں بوسیٔ والا و تمنّائے دریافت و استلام عتبۂ معلّٰی کہ قبلۂ توجہ بادشاہانِ ربعِ مسکون است، عنانِ صبر و شکیبائی از پنجۂ اقتدار بدر بردہ ایں فدوی را ذرّہ وار جویان پرتوِ آفتاب عالمتاب ساختہ بود، لاجرم باشوقِ بیس نیامدہ از صدق ارادت و خلوص عبودیت ظاہر و باطن را مستعدِ استفاضۂ فیوضات صوری و معنوئی پیرو مرشد حقیقی گردانیدہ و خاطر از محافظت و بندوبستِ ایں حدود وا پرداختہ، شب چہار دہم ذیحجہ بقصدِ طوافِ آستانِ ملائک پاسبانِ احرام کعبۂ حضور بستہ از شہر بیروں آمد

امیدوار است که حسب الحکم جہان مطاع منجمانِ رکابِ سعادت ساعتِ ملازمت سراسر عبادت اختیار نمایند، تا این مرید عقیدت کیش که پیرویِ رضائے پیر و مرشد جہانیاں را سرمایۂ دولتِ دارین می داند، دراں زمان مسعود جبین اخلاص بسجدات بندگی نورانی ساختہ کامیاب مطالبِ دوجہانی گردد۔

رقعۂ دوم

قبلۂ عالم و عالمیان سلامت! قبل ازیں، ایں مرید بوسیلۂ عرضداشت، بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ چوں متمردان نہمروی و جوکیہ کہ در کوہستانِ ولایتِ تتہ می باشند۔ صوبہ داران سابق را اطاعت بواقعی ننمودہ پیوستہ براہ زنی و فساد روزگار می گزرانند ملک حسین با جمعیتے کہ ہمراہ داشت بہ تنبیہ و تادیبِ آنہا رفتہ است دریں ولا از عرضداشت او و واقعہ نویس آنجا ظاہر گشت کہ مومی الیہ با ہمراہان از سرحد تتہ بدہ منزل بکاہرہ و بیلہ کہ گریزگاہِ قبائل نہمروی و جوکیہ است، رفتہ خطبۂ دولت و اقبال بنام نامی و اسمِ سامی آنحضرت بلند آوازہ ساخت و دران مکانِ ہارون و کھترتل برادر کانہودی سرداران نہمروی و مرید سرگروہ جوکیہ بقدم انقیاد اطاعت آمدہ پیشکش قبول کردند۔ جعفر نہمروی، خویش مان سنگھ زمیندار پنجور کچ و مکران از قبل او و پسران علی دکارانی کہ عمدۂ آں مرز بوم است و حاجی رونجہ و جام جمعۂ اعیان آں سرزمین کہ از عہد

حکام ترخانیه تا حال رجوعے نداشتند، سر انقیاد بخط فرمان نهاده مده نام نهمردی متعلقهٔ کوهستانِ ولایت قندهار که سر حلقهٔ مفسدانِ آن ضلع است واز سرحد خود گذشته بقصدِ دست اندازی بجانب کاهره وبلیه آمده بود، از وصول لشکر نصرت اثر بکوه نگار فرار نمود، بنابراں ملک حسین وجمعیتے از سپاه را براہبریِ زمیندارِ آں حدود بتادیب او فرستاده، آنها شب درمیان هفتاد کروه ایلغار کرده بر سر بنگاه اورفت سردار بجنگ پیش آمده با توابعِ خویش طعمهٔ تیغ خون آشام گردید وچهل وچند کس با دختر او اسیر کردند، وسپاه نصرت قرین اسیراں ومواشی را گرفته مظفر ومنصور بلشکرگاه مراجعت نمودند، دریں اثنا مان سنگھ مذکور رو کلا فرستاده نوشت که در بنجور کچ و مکران نیز خطبهٔ جهانبانی بنام اعلحضرت خاقانی سامعه افروز گشت وچوں باقبالِ بیزوالِ پیرو مرشد جهانیاں چنیں فتحے دست داد لشکر منصور ازاں نواحی بصوب تتّه مراجعت نمود۔

رقعهٔ سوم

قبلهٔ جهاں وجهانیاں سلامت! ازانجاکه اشتیاق استلام عتبهٔ علیّه بریں مرید مهجور مستولی بود میخواست بطریق ایلغار باوراک ایں موهبت عظمی شتابد

و در ساعتِ اوّل خود را بملازمتِ اعلیٰ حضرت رسانند، لیکن چوں حکم اقدس صادر شده بود که منزل بمنزل بیاید و مع ہذا بعض امور که در انتظامِ مهامِ ملکی دخلے داشت و بے سامانئ لشکر و مردم علاوهٔ آں گشته بنا برآں اهمال و تاخیر واقع شد، بکرمِ ایزد تعالیٰ و عنایتِ پیر و مرشد امیدوار است که در ساعتِ مسعود حال که مختارِ انجم شناسانِ درگاه والا است توفیق پائے بوس میمنت مانوس دریافته کامیاب سعادات دو جهانی گردد۔

حکم جهان مطاع بصدور پیوسته که انار بیدانه تته که کمترین مریداں بدرگاهِ سلاطین پناه ارسال می دارد، به از انار جلال آباد است، ازیں نوید مسرت افزا خوش وقت و مبتهج گشت، خربوزه بهکر اگرچه امسال در زبونی بخربزهٔ کابل نزدیک است اما آنچه به فدوی می رسد از روئے عقیدت بحضور سراسر سرور می فرستد، زیاده بے ادبی از حدِ ادب دور دیده بدعا ختم نمود۔

انتظام محاصرهٔ قندهار نوبت دوم

رقعهٔ چهارم

مرید فدوی روئے نیاز بآستان آں قبلهٔ مراد که ظاهر و باطنش نظرگاه خداوندی است آورده، و آداب ارادت و عقیدت که متضمن

سعادات دوجهانی است ادا نموده، معروض می دارد در ابتدا، که
این مرید از دار السلطنت لاهور رخصت ملتان می شد در باب اسمٰعیل
هوت معروض داشته بود که او از قدیم تعلق بصوبهٔ ملتان دارد و چندگاه
است که خود را بصاحب صوبهٔ پنجاب بازبسته و حکم اشرف، عز صدور
یافته بود که الحال هم بدستور متعلق صوبهٔ ملتان باشد و دران هنگام که
این مرید بنواحئ ملتان رسیده، مردم را بطلب زمینداران تعین می کرد،
نزد او نیز کس فرستاده بود، و او نوشتهٔ دادا بهائی را دست آویز ساخته
رجوع ننموده، این صورت ماجرا را بسعد الله خان نوشته بود که بعرضِ اقدس
رسانیده جواب بفرستد و چون جواب نرسید و وقت تنبیه او گذشت، بنا بران
دران ایام تادیبِ او موقوف مانده این معنی موجب جسارت و دلیری
او گشت و دست تصرف بولایت مبارک بلوچ دراز کرده سه قلعهٔ متعلقه
او را متصرف شد و چون مبارک پیش این مرید اظهار تظلم نمود، باسد افغان
که دران آوان برای تحقیق راهِ بابری می رفت گفته بود که رفع این
مناقشه کند و او همین که آنجا رسید، قلاع را از و انتزاع نموده بمبارک
سپرد و مقرر ساخت که دیگر پیرامون این حرکات نگردد. تا آنکه مبارک
بلوچ باز بدیدنِ این مرید آمد و اسمٰعیل که دماغش از بخار پندار پریشان
شده۔ بسزای کردار خود نه رسیده بود، مجدداً بتحریک بعض مردم عهده

پیمان را شکسته، قلاع مذبوره از تصرف کسانِ مبارک مذکور برآورد و این وقت که طغیان او از حد گذشته و دودِ غرور بچشم او را از دیدنِ راهِ صواب پوشیده بود و مبارک دوباره از دست تظلم او دادخواه شد، این مرید شیخ میر ملازمِ خود را با جمعے به تنبیه و تادیب او فرستاده تا او را از خوابِ غفلت بیدار ساخته قلعها را بگیرد، چون مومی الیه همراهانِ خویش بآں سرزمین در آمده او تابِ مقابله در خود ندیده قلاع مسطوره را واگذاشت و برهنمونیِ توفیق بملاقات او قرار داده ارادهٔ آمدن عیال نمود و شیخ میر او را العفوِ جرائم و تقصیرات امیدوار ساخته غرهٔ شهر رجب المرجب با خود نزد این فدوی آورد، از آنجا که زمیندار عمده است و ولایتش بغایت معمور بملک نوحانی پیوسته و جمعیتے خوب همراه دارد و از تقصیرات گذشته نادم و پشیمان گشته اگر فرمانِ عنایت عنوان در بابِ استمالت او شرف ورود یابد در مهم نوحانی مراسمِ جانفشانی بجا آورده. در یساق ظفر مساق قندهار نیز در رسانیدنِ آذوقه نهایت سعی بتقدیم خواهد رسانید۔

رقعهٔ پنجم

بعرض مقدس میرساند، فرمان عالیشان که در جواب عرضداشت این مرید شرف صدور یافته بود، در ساعتِ مسعود و زمان محمود پرتوِ ورود

انداختہ، سعادت افزا گشت، حکم جہاں مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ
"آں مرید بموجبے کہ معروض داشتہ لشکر خونی بر سر عالم توحانی بفرستد۔
قبلۂ جہانیاں سلامت! ایں مرید حقیقتِ راہ توحانی و دیگر راہ ہا
کہ از ملتان بقندھار میرود مصحوب امام قلی قراول عرضداشت نمودہ،
بعرض اقدس خواہد رسید اگر بالجزم عبور لشکرِ ظفر اثر باآں راہ واقع میشود،
حکم مجدد زینت صدور یابد، تا بلاتوقف فوجے مستعد، لائق تنبیہہ او نامزد کنند
کہ کام وناکام او را بملتان بیاورند یا آوارۂ صحرائے ادبار سازند۔
نہضت رایاتِ جاہ و جلال از کشمیر بے نظیر بصوب دار السلطنت
لاہور مبارک خجستہ باد، اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگان اعلیٰ حضرت
برمفارقِ ساکنانِ رُبعِ مسکوں گستردہ داراد۔
فرستادنِ توپہا بکابل کہ محض الہام غیبی است بخاطر ملکوت ناظر
رسیدہ مبارک است یقین کہ سرانجام ایں مہم عمدہ از قرار واقع صورت
خواہد گرفت۔
حکم واجب الاتباع شرف ورود یافتہ بود کہ "حسب الالتماس ایں
مرید، مغل خاں بصوبہ داری تتہ سرفراز گشت و عوض جاگیر آنجا کہ امسال
پنج ماہہ پیش حاصل ندارد۔ نقد موافق دہ ماہہ بایں مرید عنایت شد
شکر ایں مواہب و ایں عطیات کہ مانند افضال الٰہی نامتناہی است،

بکدام زبان اداتواند نمود۔

قبلۂ عالمیان سلامت، آنچہ از تعدّی ملک حسین بعرض اقدس رسیدہ محض افترا است، دریں یک سال کہ صوبہ مسطور تعلّق بایں مرید داشت موحی الیہ غیر از متمردان و دزدان معترض حال احدے از رعایا نگشتہ و دریں مدّت ہرگز چیزے ازیں مقولہ برایں مرید ظاہر نہ شدہ و الّا مطابق آنچہ از پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافتہ اورا تادیب نمودہ، نمی گذاشت کہ مرتکب جور و تعدی گردد، غالباً اہل غرض حقیقت را بتفاوت معروض داشتہ اند۔

رقعۂ ششم

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! از ظہور ایں عنایت بے نہایت کہ مرید فدوی خود را اختیار فرمودہ اند، تارک امتیاز باوج عزّت برافراخت، بر ضمیر خورشید نظیر ہویدا است کہ مرید را ہمہ وقت فرمان برداری و رضا جوئی اعلیٰ حضرت کہ متضمن سعادتِ دین و دنیا است وجہ قصد بودہ وہست، امّا از آنجا کہ از روے مرید نوازی باختیارے کہ ازیں سہ خدمت مامور شدہ جرأت نمودہ، معروض میدارد کہ چوں از عبارت فرمان معلّیٰ ظاہر است کہ تسخیر قلعۂ قندھار نسبت بقلاعِ دیگر خالی از اشکالے نیست

و در واقع چنین است و ہر گاہ بتائیداتِ غیبی فتح قندھار دست دہد، آں دو قلعہ بسہولت مفتوح می تواند شد بنا بران امید وارست کہ اگر بخاطرِ مبارک برسد، بتسخیر قلعۂ قندھار مامور شود کہ شرائط جانفشانی بجا آوردہ پیرایۂ سرخروئی حاصل کند و الاّ حکم شود تا بر سرِ قلعہ زمیندا ور کہ سرِ راہ درآمد غنیم لئیم است رفتہ درصورتیکہ کوتہ اندیشانِ بدکیش ارادۂ امدادِ متحصّنان کنند بتوفیق نصرت بخش حقیقی تنبیہ و تادیب آنہا بواقعی نمودہ نگذارد کہ قدم جرأت پیش توانند گذاشت و فوجیکہ قلعۂ قندھار را محاصرہ خواہد نمود، بفراغ بال بداں شغلِ شگرف تواند پرداخت۔

از مضمون فرمان لازم الاذعان لائح گشت کہ نوروز در حسن ابدال خواہد گشت۔

رقعۂ ہفتم

قبلۂ کونین سلامت! اگرچہ عزیمت ایں سفر فرخندہ اثر در جنب ہمتِ جہاں کشائی والانہمت کہ ہموارہ مصروفِ اعاظم امور بودہ و خواہد بود، چنداں دشوار نیست لیکن بر مریداں بسیار شاق مینماید کہ اعلیٰ حضرت خود بنفس نفیس نہضت فرمایند، سعادت مریداں درآں ست کہ راحت و آسائش ذاتِ مقدس کہ انتظام بخش جہان و جہانیان است مغتنم دانستہ کمرِ خدمت گاری برمیانِ جاں بندند و بدیں وسیلۂ دین و دنیائے

خود را آباد و معمور سازند یقین که آنچه بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صواب خواہد بود۔

حکم اشرف عز نفاذ یافتہ که "ده لک پنجاه ہزار روپیہ بآں مرید عنایت شده، پنج لک و پنجاه ہزار از وجہ طلب نقدی تا آخر اردی بہشت و پنج لک بصیغۂ مساعدت، اگر زود می خواہد بدست مردم دیگر بفرستیم و الّا مصحوب لہراسپ خاں فرستاده خواہد شد"۔

تسلیمات عنایت مساعدت که محض تفضل است، بتقدیم رساند، درباب طلب نقدی فصل ربیع قبل ازیں بخان سعادت نشان نوشته، بعرضِ اقدس رسیده باشد۔

رقعهٔ ہشتم

کمترین مریدان فدوی بعد ادائے آداب عقیدت و بندگی که سرمایۂ حیات و زندگی است، ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال می رساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان با سرپیچ زمرد و مروارید که مصحوب یساولِ سرکار اعلیٰ شرف صدور یافته بود، روز یکشنبه ہشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشید، تارکِ مباہات و افتخار ایں مرید را باوج فلک الافلاک رسانید، تسلیم و آداب ارادت بجا آورده از عنایت بے غایت بادشاہانه سرفراز و سربلند

گشت۔ سایۂ بلند پایۂ قبلہ وکعبہ کونین بر مفارق مریدان فدوی اخلاص سرشت گسترده پاینده بماناد۔

در منشور لامع النور مندرج بود کہ بساعت مسعود توجہ رایات عالیات و وزیر شایستہ بہمہ صفات آراستۂ خود را باسائر ہندہار خصت خواہیم فرمود، بخاطر مقدس سامی رسد کہ اگر ایں مرید از ملتان بولایت ہوت شده از دریای سندھ بگذرد و بکہات رسیده از راه بنکش بالا بقندہار برود و در نواحیٔ غزنی تمام لشکر ظفر قرین یکجا گشتہ روانہ شوند، بہتر است حقیقت راه راست از ملتان بقندہار معلوم نیست، مبادا آں مرید دریں راه تعب بکشد و غلہ وکاه بہم نہ رسد، کیفیت ایں راه را فہمیده بزودی عرضداشت نماید و بنویسد کہ در چند روز از ملتان بکہات می تواں رسید۔

رقعۂ نہم

پیر دستگیر سلامت! حقیقت ایں راه تا ولایت ہوت معلوم است و از آنجا تا بنکش بواقعی ظاہر نہ شده و کیفیت راه راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر کہ در سلک بندہاے درگاه سلاطین پناه انتظام دارند مکرر ظاہر نموده اند و بعرض اقدس رسیده و بالفعل سر انجام ایں طریق از آب و آذوقہ تا سنگ لنخشاں کہ سر حد است بقدر مقدور شده و می شود

و از چوتیالی تا قندھار زمینداران مذبور لتعهد آب وعلف و آذوقه می نمایند چنانچه ملک حسین شاید این معنی را بعرض اشرف رسانیده باشد و بعنایت الٰهی اگر بہار خوب شود انشاء اللہ تعالیٰ لشکر نصرت رہبر از رہگذر آب وعلف عسرت نخواہد کشید، بر تقدیرے کہ بخاطر ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ این مرید را البتہ از غزنین بلشکر ظفر اثر ملحق باید شد، حکم ارفع اعلیٰ صادر شود تا براہے کہ سابقاً از بہیرہ شدہ بکھسات رفتہ بود روانہ گردد، از انجا حسب الحکم الاقدس براہ بنگش بالا بغزنین رسیدہ بلشکر فیروزی اثر بپیوندد، لیکن مسافت این راہ از ملتان تا کھسات یکصد و شانزدہ کروہ است تا قندہار این مرید فدوی ازین راہ بکھسات رسد از راہ راست بقوشنج کہ از ملتان تا آنجا یکصد و بست و چہار کروہ است میتواند رسید، دیگر این مرید اخلاص و آئین فرمانبردار و محکوم است بہرچہ مامور گردد سعادت خود دانستہ انشاء اللہ بعمل خواہد آورد،

آفتاب جہان تاب سلطنت و خلافت از افق حشمت و اقبال طالع ولامع باد۔

رقعۂ دہم

پیر دستگیر سلامت! اگرچہ مریدان جان نثار ہرگز راضی نیستند کہ آں حضرت بہ نفس نفیس متوجہ شوند لیکن از آنجا کہ ضمیر خورشید نظیر مطرح

اشراقاتِ قدسی ومہبطِ انوارِ غیبی است و اعلیٰحضرت ظلِ الٰہی سمدِ عقلِ خداداد وخرد دوربین ہمہ چیز را بہتر از ہمہ کس دیدہ ودانستہ اند دریں باب ہرچہ رائے ممالک آرائے اقتضا فرماید محض مصلحت وعین حکمت است،

بر زبان قلم کرامت رقم گزشتہ کہ یک شق این است کہ برادرِ کلاں آں مرید باوزیرِ دانائے صاحب تدبیر قلعۂ قندھار را قبل نمودہ بدست آورند وآں مرید بارستم خاں و دیگر بندہائے جاں سپار کہ ہمگی بست ہزار سوار خواہد بود، بر زمین داور کہ راہ در آمد غنیم مقہور است رفتہ آں قلعہ را مفتوح سازند وراجہ جے سنگھ بار اؤ ستر سال وغیرہ کہ مجموع پانزدہ ہزار سوار بودہ باشد بقلعۂ بست بفرستیم کہ آں را مسخر کنند، وشقِ دیگر آنکہ آں ہر دو برادر ہر دو قلعہ را قبل نمودہ مفتوح سازند و وزیر باتدبیر باتفاق جمعے از مردانِ کار بمحاصرۂ قلعۂ قندھار بپردازد و ازیں دو شق ہر کدام کہ آں مرید بہتر داند عرض داشت نماید،

در پیشگاہ ضمیر آفتاب تاثیر پیر و مرشد حقیقی پوشیدہ نیست کہ مرید جز فرماں برداری و اطاعت و امتثالِ حکم اقدس چیزے نمی داند وچنانکہ بخاطر مقدس رسیدہ محض ثواب است، وقبلۂ جہانیاں افضل و اعلمِ دوران بجمیع امور دانا اند وانچہ بخاطر مبارک میرسد الیق والنسب است، اما بحکم "المامور معذور" موافق دریافت ناقص خود معروض می دارد، کہ اگر پیش نہاد ہمت والا

نعمت آن ست که قلعهٔ زمین داور و بست پیش از قندهار گرفته شود، درین صورت هر آئینه شق اوّل اولیٰ خواهد بود، این مرید انشاء الله تعالیٰ حسب الحکم الاقدس در زمین داور بوده بواقعی از غنیم مردود مقهور خبردار خواهد شد، بلکه باقبال جهان کشائے تا هرات هیچ جا عنان باز نکشیده دمار از روزگار معاندان نابکار خواهد برآورد -

روزنامچهٔ سفر بمحاصرهٔ قندهار نوبت دوم

از ملتان تا قندهار

رقعهٔ یازدهم

مرید اخلاص سرشت مراسم ارادت و آداب عقیدت بجا آورده ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال می رساند که این مرید روز پنجشنبه شانزدهم جمادی الاول از دو کروهیٔ دوکی که قصبه ایست معمور تر از سیتپالی تخمیناً مشتمل بر پانصد خانه دار تریں و در بیرون آں قلعچهٔ گلبن و باغچهٔ مختصرے واقع است کوچ نموده و عالم برگی منصب وار بادشاهی را با سی نفر برق انداز از ملازمان خود و صد سوار از جملهٔ جمعیت تا هران زمیندار سیت پور به تھانه داری آنجا مقرر نموده روانه پیش شد، و بستم آں ماه بمنزل طبق سیر رسد،

وآں کوہیست رفعت اساس در زمین مسطح اطرافش از جانب جنوب وشمال بفاصلہ یک گروہ دو کوہست کہ بہ پنجمندرک منتہی میشود، و اطراف شرقی وغربی میدان، دورہ اش از پایان چہار کروہ، و بر بالائے قُلّہء آں کہ سنگ سخت است، در سوالف ایام قلعے بودہ، طول آں یک کردہ وعرضش جائے چہل جریب و بعضے جاسی جریب وکمتر ازآں و برائے برآمد و فرود آمد بجز یک راہ تنگ و دشوار کہ پیادہ بتلاش بسیار تردد دراں تواند کرد ندارد، از آثار قلعہ وعمارات سابقہ بالفعل دیوار سنگین بسمتِ جنوب وچند خانہء کہنہ و ویران ویک مسجد شکستہ وچند آبگیر برہم خوردہ کہ در موسم برسات آب باراں درانہا جمع می شود، موجود است، ودر کمر کوہ چشمہ ایست کم آب کہ مرورِ ایام انباشتہ شدہ بالجملہ مکانے مرتفع وسیع ومتین است۔

رقعہ دوازدہم

قبلہء ایں فدوی سلامت! قصبہء قوشنج درمعموری از دوکی زیادہ است وقلعہ اش ازگلِ تعمیر یافتہ وبنا نہادہء شیر خان است، از قلعہء دوکی وسیع تر ومستحکم تراست، نہر آبے بعرض یک ونیم گز درمیان قصبہ جاری است، وحمامے مختصر است ومسجد جامعی دارد کہ بیرون قلعہ برکنارِ تالابِ کوچکے کہ از آب نہر پرمی شود عمارت کردہ اند وجائے حاکم نشین قلعہ شیر خاں و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت درآنجا می باشند ودر بیرون قلعہ

متصل بمسجد باغے است گل سُرخ فراواں و درخت میوہ دار از شفتالو و زرد آلو بقدر دارد۔

فتّاح علی الاطلاق عزشانہٗ ابواب فتح و فیروزی بر روئے اولیائے دولتِ ابد پیوند مفتوح ساختہ، آفتاب عالمتابِ خلافت و جہانبانیِ از مطلعِ اقبال و کشورستانی طالع دارد۔

محاصرۂ قندھار نوبت دوم

رقعۂ سیزدہم

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! اگرچہ مواہب و عنایات اعلیٰ حضرت نسبت بسائر مریداں زیادہ بر آں است کہ از عہدۂ ادائے شکر آں نہ تواند بیروں آمد، لیکن ایں عقیدت کیش کہ نامش در صحیفۂ خاطر مقدس بعنوانِ رضاجوئی ثبت است وایں معنی را اجلّ نِعَمِ الٰہی می داند، از ظہور ایں تفقدات و تلطفات بیکراں کہ بے سابقۂ خدمت و جانفشانی بمحض تفضل و ذرّہ پروری دربارۂ او مبذول می شود خود را در محفلِ انصاف منفعل و شرمندہ می یابد حق تعالیٰ سایہ بلند پایہ الطاف و اعطافِ مرشد حقیقی را بر مفارقِ بندہا ے جاں نثار مبسوط داشتہ ایں مرید را توفیق خدمت شائستہ رفیق گرداند کہ بوسیلۂ آں ازیں خجلت برآمدہ در نظر کیمیا اثر پیر دستگیر خود

سرخرو و سر بلند گردد۔

شرف اندراج یافتہ بود کہ بادشاہزادہ جہانیان قریب ہزار کروہ از بنگالہ آمدہ بسعادت ملازمت مشرف شد، غرۂ شہر مبارک جمادی الثانیہ آں فرزند را رخصت قندھار خواہیم فرمود۔

از مریدان خالص نیت صافی طویت کہ انقیاد حکم و پیروی رضائے کعبہ و قبلۂ خویش سرمایۂ سعادت می دانند چنیں سزد الحق ایں راہ دور و دراز را بسیار خوب قطع نمودہ خود را بوقت کار رسانیدند، یقین کہ بتاریخ مذکور مرخص شدہ متوجہ مقصد گشتہ باشند۔

ایں مرید باساعتِ مقرر در برابر قلعۂ قندھار فرود آمدہ باتفاق خانِ سعادتِ نشان بندہائے درگاہِ سلاطین پناہ را سرگرم محاصرہ ساختہ فتّاح علی الاطلاق گلبن مقصود بنسائم فتح و فیروزی شگفتہ داشتہ اولیائے دولتِ ابد اتصال را عنقریب ہم آغوشِ شاہدِ نصرت و ظفر گردانا د۔

مرقوم قلم گوہر بار شدہ کہ در ہر باب آنچہ بایست بخان دستور الوزراء فرمودہ ایم خاطر نشان آن مرید خواہد نمود، بموجب آں عامل گردد۔

رقعۂ چہاردہم

کمترین مریدان فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسم

عقیدت و ارادت بجا آورده ذرّه صفت بعرض مقدس میرساند که یک پاس از روز چهارشنبه بست و هفتم شهر مبارک جمادی الثانیه بر آمده از تائیدات اقبالِ بیزوال بادشاهی درونِ قلعه غریب سانحه رو داد تفصیلش آنکه ظاهر آثار نابکار محمد هاشم وزیر و شیخ علی مستوفی خود را با آقا علی ضابط حاصلِ چهل لک و محمود بیگ، ارباب قندهار و میر بازار و پیر علی بیگ جیبه دار باشی و جمعی دیگر را فرستاده بود که انبار خانهٔ باروت را که در قلعهٔ دامن کوه است وا کرده باروت را بتوپ اندازان و تفنگچیان قسمت کنند و آں جماعت بآنجا هنوز دست بکار نبرده بودند که قضارا آتش تنباکو از دست شخصے که نزدیک بجوالهائے گوگرد که در گوشهٔ باروت خانه بود تمباکو می کشید در گوگرد اُفتاد و تا آگاه شدنِ مردم آتش بلند شد، دریں اثنا گروہے از متحصناں بقصد فرو نشاندنِ آتش هجوم آورده هر چند سعی نمودند فائده نه کرد، و باروت در گرفته صدائے هولناک برخاست و اکثر خانهائے شهر بلرزه در آمده باروت خانه با عمارتے که متصل آں بود بخاک تیره برابر گشت و از آنجا تا دروازهٔ ماشوری که خیلے مسافت است خانهائے راسته بازار بعضے اُفتاد و بعضے ترکیده پارچهائے سرب و سنگهائے بنیادِ انبار خانه که بر هوا رفته بود با سپ و آدم رسیده بسیارے را مجروح ساخت و قریب بکصد و پنجاه کس از سپاهی و سقا و غیره در آتش سوخته بباد فنا بر رفت و از روشناسان

قوافلے کہ باینجا آمدہ بودند، جز محمد ہاشم وزیر کسے نجات نیافت، پسر علی بیگ مشرف بر ہلاک است و دیگراں نیم سوختہ بہزار خواری بر بسترِ بیماری اُفتادہ آرے از قوتِ طالع اقبال مطالع اعلیٰ حضرت وقوع امثال ایں غرائب بعید نیست۔

رقعۂ پانزدہم

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! آنچہ از آثارِ اقبالِ بے ہمال اعلیٰحضرت بتازگی روی دادہ کشتہ شدنِ میر عالم مخاطب بمیر کلاں ثانی است کہ بیگ باشئ و صاحب اہتمام برج نو د برج خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوب والئ ایران انتظام داشت و یک یوز باشی کہ نامش معلوم نشد و صورتِ قضیہ آنکہ روزے یکے از توپہائے کلاں کہ ببرجہائے مسطور انداختہ می شود داشد، قضارا باآں بدکیش فتنہ سرشت و یوزباشی مذکور کہ در برج نو نشستہ بودمی باختند رسیدہ ہر دورا بخاک ہلاک انداختہ آں چناں بباد فنا برداد کہ مقہورانِ قلعہ اعضائے آنہارا کہ بہ ہوا رفتہ پراگندہ شدہ بود بتفحص بسیار بدست آوردہ در گور مذلت داد بار فرو بردند و از نابود گشتنِ آں مفسد، غریوے از نہادِ مخذولان قلعہ برخاست می گویند کہ او پسرِ میر کلاں خنجاچہ است کہ در عہد شاہ عباس اعتبارے و حالتے

داشت و در قلعۂ بغداد مصدرِ ترددات شده بود، و عمومی او خاندار از مردم معتبر شاه طهماسپ بوده۔

رقعۂ شانزدہم

پیر دستگیر سلامت! دریں ولا مخبریکه آتار پیش والیٔ ایران فرستاده بود، با رقم او و مکاتیب خلیفه سلطان و دیگر ارکان دولتِ ناپایدارش متضمن خبر تعین نمودنِ کومک رسیده، شب سه شنبه یازدهم روز تحریر عرضداشت می خواست که از طرفِ مورچال طاهرخاں بقلعه در آید، چوں مردم مورچال اورا بیگانه دانسته قصد گرفتن کردند، فرصتِ در آمدنِ قلعه نیافته و سراسیمه شده خریطۂ نوشتجات را انداخته بدر رفت و بدست نیامد، روز آں خریطه را پیدا کرده نزد ایں مرید آوردند، رقم که بنام آتار بود با عرضداشت ایں فدوی و باقی مکاتب با عرضداشت وزیر بے نظیر از نظر انوار اطهر خواهد گذشت۔

درهمیں تاریخ شجاعت خاں که چند کروه پیش رفته و از آنجا مردم را بقراولی می فرستد، قزلباشے را که کرم بیگ برادر قلعه دار زمینداور باد و دست کس بقصد اتلافِ مزروعات پایین زمینداور و قندهار آمده، با سه چهار کس بجهت خبرگیری فرستاده بود و او از رفیقانِ جدا مانده بدستِ قراولانِ

شجاعت خاں افتادہ بود و قریب بانچہ از نوشتہائے مسطورہ مفہوم شدہ تقریر می نمود، پیش ایں مرید فرستاد و اورا ہمراہ یساولاں کہ حامل ایں عرضداشت اند روانۂ درگاہِ معلّٰی ساخت۔

ونیز بتاریخِ مذکور دو نفر کہ قبل ازیں ایں مرید برائے تجسّسِ اخبار بفرات فرستادہ بود و آنہا تا موضعِ سبزار رفتہ مراجعت نمودند، رسیدہ ظاہر ساختند کہ دو سہ ہزار کس از غنیم مردود جریدہ بہ بست رسیدہ اند۔ شجاعت خاں تاکید نمود کہ مردم، کہ لشکر ظفر اثر را نگذارند کہ از قراولاں پیش می رفتہ باشند۔

حق عزّ شانہ اعدائے دولت موید را منکوب و مقہور و مریدانِ جاں نثار را مظفر و منصور گرداناد۔

رقعۂ ہفتدہم

قبلۂ ایں مرید سلامت! آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرح اشراقاتِ غیبی و الہامات لاریبی است رسیدہ عین صواب است و امتثال آں لازم ایں مرید موافق دریافت قاصرِ خویش نظر بآنکہ تو پہائے درست کہ حقیقت آں عرضداشت رکن السلطنت سعد اللہ خاں بعرض مقدس خواہد رسید، آں مقدار نیست کہ یکدفعہ از دو طرف قلعۂ دیوار را تواں انداخت، وتا دیوار رختہ پذیر نہ شود و راہ در آمدن ہر دم وا نگردد، دو یدن مناسب

نیست معروضداشته بود که بالفعل از یک سمت یورش کرده شود، الحال که حکم صریح صادر گشته که البته از ہر طرف باید دوید، ہر چند معلوم است که از ضرب دو توپ سورتی بلکہ یک توپ درست که درینجانب است چه قدر رخنه خواہد شد، امّا برای پاس حکمِ گیتی مطاع مقید بهیچ چیز نشده روزے که بصلاحِ وزیرِ بے نظیر قرار یابد و جانب مورچال ایشاں در دیوار قلعه رخنه بهم رسد، انشاء اللہ تعالیٰ بوجہے که ارشاد یافته که دو گھڑی از شب مانده ملازمان خود را با جمعے از بندہائے بادشاہی که دریں طرف اند تعین خواہد ساخت که یورش نموده بتائید الٰہی و اقبال بے ہمال خلافت پناہی در گرفتن قلعه کوه دقیقه از دقائق سعی و تلاش نامرعی نگذارند، امید که فتّاح علی الاطلاق بمحض کرم خویش مکنون خاطرِ مقدّس را از پردۂ غیب بمنصّۂ شهود جلوه نما گردانید مریداں و بندہا را درپیش گاه اقدس آبروے کرامت فرماید۔

شرف اندراج یافته که گرفتن دو قلعه دیگر درپیش است، ہر چند سعی در زود گرفتنِ قلعۂ قندھار کرده شود بہتر است'۔

رقعۂ شردہم

قبلۂ عالمیاں سلامت! ایں فدوی که خدمت پیر و مرشدِ خود را

سرمایۂ سعادات دین و دنیامی داند و زندگی خویش را محض برائے آں میخواہد دریں مدّت کہ باتفاق دولتخواہاں بمحاصرہ پرداختہ حتی المقدور در ہیچ باب بتقصیر از خود راضی نبودہ و نیست و آنچہ بدریافت قاصرِ خود می یابد بجان سعادت نشان می گوید، حق عزّ شانہٗ جمیع بندہا را توفیق خدمت گذاری و جانسپاری کرامت فرمودہ مکنونِ خاطرِ اقدس را بوجہ احسن جلوۂ ظہور بخشد۔

از آں جا کہ قبل ازیں باستصواب دستور الوزرا مقرر شدہ بود، کہ نخست جانبِ دروازۂ ماشوری کہ مورچالِ ایشان است دمدمہا ساختہ وتوپہا بالا بردہ آں طرف انداختہ یورش نمودہ شود ایں فدوی ہماں قرارداد در سرانجام و اتمام دمدمہا قدغن بلیغ نمودہ حقیقت را معروض داشتہ بود دریںولا کہ دمدمہا تیار شدہ وزیر صائب تدبیر توپ فتح لشکر را با سہ توپ کلاں بآنجا بردہ و دو روز متواتر توپ بسیار سر دادہ، آخر ظاہر نمودند کہ ازیں توپہا در آں طرف کارے نمی کشاید و رخنہ پدید نمی آید ایں مرید جانسپار را غیرتِ تربیتِ آنحضرت دامنگیر گشتہ بر آں داشت کہ توکل بر فضل کردگار تعالیٰ شانہٗ نمودہ یک بار از جانبِ کوہ یورش کند، چہ باوجود کمال توجہ خاطر اقدس بتسخیر قلعہ قندھار و اجتماع چنیں لشکرِ عظیم دست از قلعہ باز داشتن از آئینِ حمیت و مردمی دور است، بنا براں بجہت امضائے

این عزم، بصلاحِ خان سعادت نشان سوائے یک توپ درست سابق و دو توپ دیگر از جملہ توپہائے سورتی کہ در مورچالِ طرفِ دروازۂ ماشوری بود، بایں طرف آوردہ و دو توپ دیگر کہ فتح لشکر دیک توپ سورتی باشد بطرف علی قاپی بردہ مستعد یورش است، لیکن چوں معاملۂ یورش را اعلیٰحضرت کہ پیر و مرشد کامل اکمل بوفور دانش و مزید تجربہ آموز گار عقلائے روزگار اند بہتر می دانند، و حکم گیتی مطاع بدیں موجب نافذ گشتہ کہ ہرگاہ رخنہ در دیوار بہم برسد یورش نمودہ شود و توپہائے کہ حقیقتِ آں از عرضداشتِ عضدالخلافت سعداللہ خاں بعرضِ اقدس رسیدہ باشد معلوم کہ چہ قدر رخنہ تواند کرد و جمیع دولتخواہان ظاہر ساختند کہ تا حکم صریح دریں باب صادر نشود یورش مناسب نیست چنانچہ صورتِ ماجرا مفصلاً از عرضداشتِ دستور الوزرا المسامع جاہ و جلال خواہد رسید، لہٰذا ناگزیر کیفیتِ حال را معروض داشتہ منتظرِ حکم محکم مجدد است، ہرچہ در آئینۂ ضمیر خورشید نظیر کہ مطرح الہام غیبی است پرتو اندازد بے توقف حکم شود تا مطابقِ آں بعمل آید۔

مقدماتے کہ در فرمانِ خان سعادت نشان مندرج بود جواب آں از عرضداشتِ ایشاں بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواہد رسید۔

آفتابِ عالمتاب خلافت و سلطنت بر مفارق جہانیاں تاباں و نور افشاں بماناد۔

بعہد نظامت دکن

مراجعت از قندھار و سفر تا برہانپور

رقعۂ نوزدہم

پیر دستگیر سلامت! ایں فدوی بموجبِ حکم ارفع میخواست کہ از پشاور بہ سہ منزل بکنارِ دریائے سندھ رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از شدتِ آب تا حال پُل مرتب نگشتہ و بادشاہ زادۂ جہانیاں ہنوز ایں روئے آب مقام دارند و اکثر بندہائے درگاہ خلائق پناہ کہ رخصت یافتہ اند در آنجا جمع آمدہ کشتیہا آں مقدار نیست کہ تمامی آں مردم با لشکر ایں فدوی بے تاخیر توانند گذشت و کنار دریا بجہت کمی علف، مقام بسیار نمی تواں کرد۔ بنا براں قرار دادہ کہ چند روز در نوشہرہ و انگورہ توقف نماید اگر دریں ضمن شدتِ آب فرو نشیند و پل بستہ شود فبہا و الا انشاء اللہ تعالیٰ بکشتی گذشتہ کوچ بکوچ عازم مقصد خواہد شد۔

آفتاب جہانتاب خلافت تابندہ بماناد۔

رقعۂ بستم

قبلہ وکعبہ حقیقی سلامت ! از خوبیٔ ہوا وطراوتِ سبزہ وفراوانیٔ علف این سرِ منزلِ دلکشا چہ معروضدارد بسیار جاے بکیفیتے است معلوم نیست کہ دریں چند روز ہوائے پشاور بایں خوبی باشد، اگر حکم شود ایں مرید یک کروہ از انکورہ پیش رفتہ در موضع برین کہ بقدر سبزہ وعلف دارد منزل گزیند و رایاتِ عالیات بایں سرزمین نزولِ اجلال فرمایند، دیگر ہر چہ بخاطرِ مقدس میرسد محض حکمت است۔

مرقوم قلم جواہر رقم شدہ کہ فرمان عالیشان بنامِ شایستہ خاں بصدور پیوستہ کہ راؤ کرن را در قلعۂ دولت آباد گذاشتہ خود بسرعتِ تمام بگجرات برود، ومردم آں مرید ہر چند زود تر بآنجا برسند بہتر است۔

رقعۂ بست ویکم

پیر دستگیر سلامت ! از آنجا کہ راہ راستِ بادشاہی از پلانچہ تا سپری کتل وسنگ لاخ بسیار داشت وبہل وارابہ بصعوبت می گذشت، ایں مرید راہے دیگر کہ از پلانچہ بطرف دست راست جدا می شود وکتل سہل و سنگلاخ کمی دارد و بدیں طریق از دریاے نرور نبائستے گذشت اختیار

نمودہ بآسانی عبور کرد، اگر یرلیغ گیتی مطاع شرفِ نفاذ یابد کہ فوجدار
نزور در جاری ساختن ایں راہ مساعیٔ جمیلہ بظہور رسانیدہ چندگاہ تھانہ
در اینجا مقرر کند موجب آسائش خلق اللہ خواہد بود، چہ در موسم برشگال
کہ راہ راست از طغیان دریا مسدود می شود، متردّدین محنتِ فراواں
می کشند و مسافتِ ہر دو طریق برابر است، ایں فدوی دریں راہ دو مکان
قابل احداث را بنظر آوردہ بعد ازانکہ حسب الحکم الارفع راہ جاری شود،
سراہا نیز بزودی عمارت خواہد یافت۔

قیام نہ ماہہ برہانپور

رقعۂ بست و دوم

قبلۂ حاجات و کعبہ مرادات سلامت! پیش ازیں شنیدہ شد کہ
بندوبستِ بگلانہ خوب شدہ، دریں ولا کہ ایں مرید بہ برہانپور رسید خلاف
آنچہ مسموع بود بظہور پیوست، واقعہ نویس معزول بندرِ سورت کہ روانۂ
درگاہ جہان پناہ است، شاید بوسیلۂ ایستادہائے پایہ سریر خلافت مصیر
حقیقت را بمسامع جاہ و جلال برساند، چوں بجہتِ ضبط بگلانہ کہ بعد سید
عبدالوہاب خوب بعمل نیامدہ، جمعے را از حضور خود جدا نمودہ باید فرستاد

وسوائے حاصل آں ولایت کہ از زبونی عمل نسبت بگذشتہ بسیار کم است مبلغ کلی خرچ بایستے نمود تا بند و بست خاطر خواہ شود و پرداختِ صوبجاتِ دکن کہ از نسق افتادہ ضرور است، و برائے سرانجام خدماتے کہ درین صوبجات روی می دہد جمعے لائق در حضور ایں فدوی در کار، و کیفیت ویرانی و بیرونقی آں باوسعتے کہ دارد براعلیٰ حضرت نیکو روشن، بنابراں نظر بمقتضائے وقت نمودہ اسد اللہ ولد میر فضل اللہ را کہ بندہ و خانہ زادِ کار آمدنی است و ظاہر شد کہ پیش ازیں در سلطان پور و ندربار و چوپڑہ عمل بواقعی کردہ بود و بمنصبِ پانصدی ذات یکصد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ سرافرازی داشت بخدمتِ فوجداری بگلانہ تعیّن ساخت و پانصدی ذات و ہشت صد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ بشرط ایں خدمت بر منصبِ او افزودہ، از اصل و اضافہ یکہزاری ذات و یکہزار سوار نہ صد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ تجویز کرد، و دو محال از محال قدیم او محال داشتہ تتمۂ طلب اصل و اضافہ را در بگلانہ تنخواہ نمود و از ملازمان خود سوائے جمعے کہ حسب الحکم الارفع در بعضِ قلاع اند کمال بود، و مردم دیگر را بحضور طلبید۔

رقعۂ بست و سوم

مرشد حقیقی سلامت! عبد الرحیم گرزبردار کہ از پیشگاہِ خلافت جہت

ابتیاع اسپان عربی بسورت تعین شدہ بود دریں ہنگام بافرستادۂ حاکمِ قطیف بہ برہان پور رسیدہ، روانہ حضور پرنور گشت ازجملہ پانزدہ اسپ سوائے اسپان پیشکشِ حاکم مذکور کہ ہمراہ او بود۔ اسپ طرق ہشت سالہ عراقی است کہ بہائے آں مشخص نشدہ است اصیل کلاں بسیار خوبیست اگر عقبِ او موافق پیش می اُفتاد خیلے پسند طبعِ اقدس می شد، آئینہ خوبی دارد، شائستۂ سواری خاصہ است، واسپ نیلہ سرجنگ چار سالہ کہ ناخدائے جہاز گنجاور در بندر مخا بدو ہزار روپیہ خریدہ، عربی بسیار جلد اصیل سربلند میانہ است ترقی بسیار خواہد کرد، بالفعل ہم باآنکہ لاغر است وبکمال نہ رسیدہ بہ پنج شش ہزار روپیہ می ارزد۔

رقعۂ بست وچہارم

قبلۂ حاجات وکعبۂ مراداتِ جہانیاں سلامت! آنچہ بخاطرِ اقدس رسیدہ صواب است، اما ایں مرید در صدد ہماں عرضداشت کم حاصلی و وزیادتی خرچ بکلانہ نگاشتہ اظہار تفویض آں یکے از بندہائے بادشاہی نمودہ ونظر باآنکہ عمرِ بافغان برائے ہمیں خدمت از منصب سہ صدی یکصد سوار بہزاری ہزار سوار دواسپہ وسہ اسپہ سرفراز شد اضافۂ، اسداللہ را کہ سیّدہ وخانہ زادِ کار آمدنی است واصل منصبِ او پانصدی ویکصد سوار

دو اسپہ وسہ اسپہ است تجویز کردہ وچوں اکثر جاگیر اصل واضافۂ اورا
ہمانجا دادہ التماس عوض محال ننمودہ، این معنی را متضمن کفایت سرکارِ
گردوں مدار دانستہ، معروض داشتہ بود اگر پایۂ قبول یابد فبہا والا تنخواہ اضافہ
را از بکلانہ کہ تفضّلِ آنحضرت است باو خواہد داد۔

یرلیغ گیتی مطاع عز صدور یافتہ کہ چوں از عرضداشت آں مرید واضح
گشت کہ نہ از عمر ترین بکلانہ بواقعی می شد ونہ از جمعے کہ ایں مرید تعین
ساختہ بود لہذا حکم می شود کہ اورا بدرگاہِ خلافت دستوری دہد۔

رقعۂ بست وپنجم

پیر دستگیر سلامت! عیوب بندۂ سراسر تقصیر زیادہ از آن است
کہ تواں شمرد، چنانچہ سابقاً مکرر اظہار آن کردہ بہ برکت ارشاد مرشد حقیقی
توفیق اصلاح آں رفیق باد، اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ با ہمہ عیب ہیچگاہ مصدر
امر یکہ خلافِ مرضئ خدا وسایۂ خدا بودہ باشد، نگشتہ با احدے در مقام بدی
و بداندیشی نبودہ ونیست۔

مقدمہ کہ دریں ولا بمسامع جاہ وجلال رسیدہ محض خلاف است
حقیقت آں از نشانے کہ پیش ازیں بوکیل دربار معلّٰی درجواب حسب الحکمے
کہ او نوشتہ بود، مرسول گشتہ، بعرضِ اقدس رسیدہ باشد ایں مرید چنیں

سلوک را با سائر الناس مذموم میدانند تا باین قسم جا ہا چہ رسد۔

برخاطر ملکوت ناظر ہویدا است کہ دفعِ تقدیرات ایزد جہاں آفریں مقدورِ بشر نیست وہرچہ سرنوشت است البتہ می رسد انچہ بر آدمی دارد میشود از مکروہ و مرغوب بگذرد۔

رقعۂ بست وششم

زمین خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسم ارادت وبندگی بجا آوردہ بعرض مقدس میرساند کہ حقیقت تصدق شدنِ عرب خاں از روزنامچۂ وقائع بمسامع جاہ وجلال رسیدہ باشد چوں قلعۂ فتح آباد سرحد است و بودن یکے از بندہائے معتمد در آنجا لازم بنابراں ایں فدوی میر خلیل را کہ خانہ زاد کار طلب خوش سلوک است وخدمت توپخانہ را خوب کردہ بود بداں صوب دستوری داد کہ بسرعتِ خود را بآنجا رسانیدہ بلوازم خدمتِ مرجوعہ بپردازد۔ پانصدی ذات و دوصد سوار برادرِ وے وشش صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ براصل منصب او کہ ہزار وپانصدی ذات ہشتصد سوار بودہ۔ افزودہ منصب او را از اصل و اضافہ دوہزاری ذات یکہزار سوار ششصد سوار دواسپہ وسہ اسپہ بشرط قلعہ داری فتح آباد تجویز نمود، وسوائے پرگنہ دریاپور کہ بہ ہفتاد لک دام بجاگیر اوست داز

حسن سلوکِ خویش در دو سال نسبت بسالے کہ تنخواہ او شدہ، زیادہ برده بآں زود آباد ساختہ حویلی فتح آباد راکہ ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت سہ لک دام تخفیف دادہ، ہشتاد و پنج لک از انتقال عرب خاں باو تنخواہ کرد۔ اگر در قلاع سرحد ایں قسم بندہائے سربراہ باوقوف باشند موجب اطمینانِ خاطر است از فیوضات عامۂ اعلیٰ حضرت اگر بعنایتِ خطاب سرفرازی یا بدکمال ذرّہ پروری و خانہ زاد نوازی است،

از آنجا کہ ہوش دار پسرِ ملتفت خاں خانہ زادِ قابل تربیت و بند و قچی بسیار خوبی است اورا بداروغگیٔ توپخانہ مقرر نمودہ، چوں مدتے است اضافہ نیافتہ دو صدی ذات و یکصد سوار بشرط ایں خدمت بر منصبِ او افزود کہ از اصل و اضافہ بمنصب نہ صدی ذات و چہار صد سوار سرفراز باشد۔

آفتاب عالمتاب خلافت از مطلعِ عظمت تاباں بماناد۔

رقعہ بست و ہفتم

مریدِ عقیدت سرشت زمین خدمت بہ لب ادب بوسیدہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دو منشور لامع النور سعادت گنجور نخستین مزین بخط فارسی نمط و دوئمیں سراسر مرقوم بقلم جواہر رقم با خلعت

سراپا مکرمت و عنایت متواتر پرتو ورود انداخته تارکِ افتخار ایں فدوی را باوجِ فلکِ دوّار رسانیده تسلیمات مریدی و آداب بندگی بجا آورده سربلند و سرفراز گشت، و بر احکام مطاعه آگہی یافت، انشاء اللہ تعالیٰ درہر باب مطابقِ یر لیغ مقدس بعمل خواہد آمد شکرِ عنایات کہ از مکمنِ ذره پروری بظہور پیوسته چگونه او را تواند نمود، حق جلّ شانہ سایہ بلند پایہ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں ابدالدہر مبسوط دارا د۔

در باب جواہر شائستۂ بلند اقدس، حسب الحکم الارفع بقطب الملک قدغن شد کہ بموجبِ نوشتۂ خان سعادت نشان عمل نموده تساہل نورزد مرشد قلی خاں را کہ بمقتضائے بنده نوازی از پیشگاه کرم پایۂ اعتبار او بعنایاتِ خطاب خانی برتری گرفته او را ازیں مضمونِ حکم لازم الاتباع اطلاع داده، تاکید نمود کہ در بالائے گھات عمل بتائی جاری ساخته نوعے چند بکار برد کہ مورد تحسین و آفریں گردد۔ و ملتفت خاں کہ بمحض تفضل بعطیہ علم مباہات اندوخته نیز برائے اجرائے عمل بتائی در محال پایاں گھات کہ بسیار عمده و کد طلب است حکم رسانیده آنچه دریں باب بخاطر او رسیده از عرضداشت او مذکور قدسی انجمن خواہد گردید، ملتمس ایں مرید را کہ در بارۂ مفتخر خاں نموده بود، درجۂ قبول بخشیدن سبب ازدیاد سرفرازی ایں از ارادت آئین گشت، ایزد متعال فراواں سال کشت

آمالِ عالمیان را از سحاب مراحم قبلۂ جہانیان سرسبز دارد۔
حکم شدہ کہ ”آن مرید بایستے اورا نزدِ خود نگاہ داشتہ ترتیب
می نمودہ شاہ بیگ خاں را کہ در اورنگ آباد بیکار است بفتح آباد
می فرستاد۔

قیامِ دولت آباد

رقعۂ بست و ہشتم

قبلہ وکعبہ دو جہانیٔ این مرید سلامت! چون قبل ازین حقیقت ضعف بصر
و پیری و ناتوانیٔ اوزبک خاں بعرض اقدس رسیدہ حکم شدہ بود کہ این
مرید اورا پیش خود طلب داشتہ ملاحظۂ احوال او نماید، لہذا مومیٰ الیہ
را طلبیدہ آنچہ از احوال او مشاہدہ نمودہ بواقعہ نویس گفت کہ بے کم و
زیادہ داخلِ واقعہ سازد، و از آنجا کہ حکمے در باب او نافذ نہ گشت
و خالی گذاشتن قلعہ سرحد مناسب نمی نمود تا رسیدنِ حکم ارفع باز اورا
بقلعۂ او فرستاد، دریں ایام کہ از نوشتہ واقعہ نویس آنجا بوضوح پیوست
کہ بعض امور منافیٔ قلعہ داری ازو بوقوع می آید بصفی خاں گفتہ شد
کہ مکتوبے مشتمل بر نصیحت و تاکید باو بنویسد تا بیشتر بمراسم حزم و احتیاط

بپرداخت، واو در جواب اظہار استغفار از خدمتِ وجاگیر کردہ چنانچہ مفصلاً از واقعہ بعرض اقدس خواہد رسید و نیز جمعے کثیر از رعایاے جاگیر از دست جور و تعدّیٔ او داد خواہ شدند، اگر حکم شود خواجہ برخوردار راکہ بندہ اعتمادی و کار آمدنی است ومنصب یکہزار و پانصدی ذات وسوار سرفرازی دارد، پانصدی ذات وسوار بشرطِ قلعہ داری او سہ اضافہ نمودہ ومحال وتیول اوزباک خاں را بجاگیر او مقرر داشتہ بمحافظتِ آن قلعہ تعین کنند، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد محض صواب خواہد بود۔

آفتاب عالمتاب خلافت تا قیام قیامت از مطلع سلطنت تاباں بماناد۔

رقعہ بست ونہم

خانہ زاد عقیدت نہاد زمینِ خدمت بلب ادب بوسیدہ وآداب بندگی وخانہ زادی بجا آوردہ ذرّہ آسا بموقف عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ این خانہ زاد فدوی کہ صورتِ ارادۂ او در مرأت ضمیر منیر اعلیٰ حضرت پرتو انداختہ وبمقتضاے ذرّہ پروری حکم طلب او بدرگاہ جہاں پناہ صادر گشت، ازیں مژدۂ سعادت افزا نوید دولت پیرا تارک افتخار باوج فلک دوّار رسانیدہ واز بختِ خویش منت پذیر شدہ شب شنبہ

داو از دہم ماہ ذی الحجہ بقصد استلام عتبۂ خلافت کہ مہبط آرزوے ناموران شش جہت است، ایں مرید اخلاص سرشت اعلیٰ حضرت رخصت شد وروز مبارکِ دوشنبہ چہاردہم کوچ کردہ حسب الحکم الارفع براہ مندسور روانہ بارگاہ معلّٰی گردید از آنجا کہ اشتیاق دریافت شرفِ آستاں بوسِ والا کہ منتہائے مقاصد سعادتمنداں است، بریں خانہ زاد کہ از دیر باز امیدوار حصول ایں دولتِ عظمیٰ وموہبت کبریٰ بودہ مستولی است، انشاء اللہ تعالیٰ بسرعت طے مسافت نمودہ، بادراک عز زمین بوسِ مقدس خواہد شتافت امید کہ حق جل شانہ عنقریب دیدۂ مراد ایں خانہ زاد مہجور محروم را از طوطیاے تراب اقدام مبارک نور تازہ وضیائے بے اندازہ کرامت فرماید، زیادہ جرأت حد خود ندیدہ بدعا ختم نمود۔

آفتابِ عالمتاب خلافت وجہانبانی از افق حشمت وکشورستانی جاوداں تاباں بماناد۔

فتوحات ریاستہائے ہمسایہ

(دیوگڈھ)

رقعۂ سی ام

قبلۂ حاجات عالمیاں سلامت! از آں جا کہ در بالائے گھاٹ

در آغازِ هنگام نسق خریف بارانی نشده پس ازاں باوجود آنکہ وقت گشت وکار خریف پیشتر گذشتہ بود، چوں شانزدہ روز متصل بارید ومزارعان را فرصتِ تخم ریزی دست نداد براراں امسال دراکثر محال گھات مزروعاتِ خریفی نشد، چوں دریں ولاازچہاردہم شہر حال بمحضِ فضل الٰہی درحوالیِ دولت آباد باز باراں شروع نمودہ تاامروزکہ بستم ماہ است۔ بارش خاطر خواہ میشود، امید است کہ فصل ربیع موافق مدعا نسق یافتہ، جبرِ نقصانِ خریف نماید، دربیجاپور تاحال اثرے ازباراں پدید نیست، دوراں مرزبوم نسبت بسابقِ غلاے بہم رسیدہ،

آفتابِ عالمتابِ خلافت وکشور کشائی ابدالدہر برمفارقِ جہانیاں تاباں بماناد۔

رقعہ سی ویکم

قبلہ وکعبۂ دوجہانی سلامت! ہادی داد خاں ہرچند بندۂ کار آمدنی جمعیت دار است، اما چوں دریں مدت بچنیں خدمتے نپرداختہ وشاید کہ ازیں رہ گذر بعض بندہاے بارگاہ خلافت، دل نہادِ ہمراہی اونکردند ونفاق وناسازی کہ باعث برہمزدگیٔ کار است، میانِ آنہا بہم رسد، وباوجود آں بحسب تدبیر نیز چناں نیکو می نماید کہ

عساکر منصورہ از دو راہ بآں ولایت در آیند، بنا براں بخاطر قاصر این مرید رسیدہ کہ نصف جمعیت این صوبہ با خان مومی الیہ و نصف دیگر با مرزا خاں کہ بسبب انتساب مشارٌ الیہ با امرائے عظام ہیچ کس از رفاقت او سر باز نخواہد زد، مقرر گردد و تا بنیان این فدوی تیز بسر گردگی محمد طاہر یا دیگرے از معتمدان یا مرزا خاں رفیق باشند۔

دریں ولا حسب الحکم الاقدس فیلانِ فرستادہ قطب الملک را مصحوب بدیع الزماں ملازم سرکارِ گردوں مدار کہ دریں چندگاہ بدار وغگی فیلان مذکور مقرر بود، بدرگاہ معلّٰی روانہ نمود اگر بخت او یاوری کند و فیلان را آسودہ داشتہ از نظر انور اطہر بگذارند باعث مجری خدمت او خواہد شد، زیادہ جرأت از حد ادب دور است۔

عرضداشتے کہ بتازگی از میر محمد سعید رسیدہ بود، ترجمہ آں را بحضور پر نور ارسال داشت۔

آفتابِ عالمتاب خلافت و کشور کشائی از افق سلطنت و فرمانروائی تاباں بماناد۔

رقعۂ سی و دوم

پیر دستگیر سلامت! از آنجا کہ زمین دار جوار دریں ولا قدم از جادۂ صواب بیروں کشیدہ مرتکب اعمال نکوہیدہ می گردد، با آنکہ پیشکشے بجہت

سرکار معلّٰی برو مقرر نیست، در تقدیم خدمات مرجوعه بادشاہی نیز تہاون
و تعلل روامی دارد، تنبیہ ایں چنیں کوتہ اندیشاں برائے عبرت دیگراں
لازم است کہ راؤ کرن کہ خانہ زاد کار طلب درگاہ والا است تعہدے نماید
کہ اگر ولایت جوار بانعام یا در تنخواہ اضافہ او از پیش گاہ اعلیٰ عنایت شود،
پنجاہ ہزار روپیہ برسم پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ و بجمعیت خویش بندوبست
آن سرزمین بواقعی کردہ آن ولایت را داخلِ ممالک محروسہ خواہد ساخت
بنابراں ایں مرید امیدوار است کہ ہرچہ دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو
صواب اندازد بارشاد آں سرفرازی یابد۔
ظلّ ظلیل خلافت برمفارق کافۂ برایا ابد التظلیل بماناد۔

جنگ با گلکندہ

رقعۂ سی و سوم

پیر دستگیر مرشد صافی ضمیر سلامت! کیفیت وسعت آبادی مملکت
قطب الملک کہ مشتمل است بر چندیں معادن از الماس و بلور وغیرہما بر
اعلیٰ حضرت پوشیدہ نیست، دریں وقت کہ او قدر عنایات تفضلاتے کہ از پیشگاہِ
خلافت دربارۂ او مبذول گردیدہ ندانستہ و حقوق نعمت را بعقوق بدل کردہ
از شاہ راہ طاعت انحراف جستہ و میر جملہ از آں طرف با جمعیتے شائستہ و توپخانہ

لائق و فیلان بسیار می آید اگر این چنین وقتا بوکہ پس از مدّتے بدست افتادہ وشاید دیگر میسر نشود از دست نرود عین صلاح است ۔

برتقدیرے کہ راہ عرض و التماس مہم سازئی دنیا داراں کہ عرائض بدرگاہ والا جاہ فرستادہ تعہد پیشکشہائے گرامیہ خواہند نمود مسدود گردد۔ و دیگر از طرفے دریں مہم وخیل نشود، بتوفیق ایزدی و توجہ پیر و مرشد حقیقی باسہل وجہے آں مملکت با انچہ میر جملہ از ولایت کرناٹک گرفتہ و کمتر از ملک گلکندہ نیست با نفائس و نوادر موفور از جواہر و اقیال و خزائن و دفائنِ نامحصور و معادن و بنادر بسیار بحوزۂ تصرف بندہائے درگاہِ سلاطین پناہ در آمدہ، فتح نمایاں کہ مورثِ منافعِ دنیوی و اخروی است نصیب اولیاے دولت ابد پیوند گشت دیگر ہر چہ رائے جہاں کشائے عالم آرائے اقتضاء فرماید، محض صواب است ۔

رقعۂ سی و چہارم

پیر دستگیر سلامت! دریں ولا از عریضۂ حاجب مقیمی بیجاپور بوضوح پیوست کہ عادل خاں اگرچہ بحسب ظاہر چناں وا می نماید کہ اورا با امداد و اعانت قطب الملک کارے نیست لیکن پنہانی در مقام تہیہ اسباب کمک در آمدہ مردمِ خود را بسرحدہا تعین ساختہ و جمعیت را از جا بجا طلبیدہ

در استحکام بُرج و بارہ قلعہ بیجاپور و سائر قلاعِ متعلقہ خود و سر انجام توپخانہ بجداست و خان محمد غلام سر لشکرِ او کہ در ولایت کرناٹک می بود از آنجا آمدہ با او ملحق شدہ در پے جمعِ سپاہ است و مدار کار بر دوروی و نفاق گماشتہ آنچہ بر زبان او می گذرد، دلش را از آں خبرے نیست، امید از کرمِ ایزد متعال جل شانہ چنان است کہ ایں حق ناشناسان ناسپاس کہ سر از اطاعت و امتثال حکمِ معلیٰ پیچیدہ اند از گرانیٔ خواب غرور و پندار بیدار شدہ، بپاداش اعمال خویش گرفتار آیند کہ من بعد احدے را مجالِ اندیشۂ ارتکاب خلاف فرمان نماند۔

ظلِ ظلیلِ خلافت و جہانبانیٔ ابد التظلیل باد۔

رقعہ سی و پنجم

پیر دستگیر سلامت! ایں مرید از خوبیہائے ایں سرزمین و وفور آب و آبادانی و کیفیت ہوائے نشاط افزا و کثرتِ مزروعات کہ در اثنائے طے مراحل مشاہدہ نمودہ چہ عرض کند، از آں روز کہ داخل سرحد شدہ در ہر منزلے چندیں تالاب کلاں و چشمہائے خوشگوار و آب ہائے رواں و مواضعِ و قریاتِ معمورہ کہ بسیارے از مزرعہائے آباد بہر یکے ازاں متعلق است بنظر در آمد، اگرچہ رعایا بگفتۂ قطب الملک ترک اوطان

مالوفہ گفتہ فرار نمودہ اند، لیکن یک قطعۂ زمین بے مزروع نیست، ہرگاہ ایں قسم ولایت زرخیز کہ در اکثر ممالک محروسۂ بادشاہی نظیر ندارد، بے شریک وسہیم بدست ایں چنیں کافر نعمتے حق ناسپاس افتادہ باشد، نخوت و غرور او بجاست، سبحان اللہ۔

رضواں کدۂ چنیں برومند مانده بکفِ زیانئے چند

ایں فدوی بقدر مقدور باستمالتِ رعایائے مواضعِ سر راہ کہ رجوع می آوردند پرداختہ و جابجا تھانہا گذاشتہ پیش می رود، لبعد از وصول بحیدرآباد بہ مقتضائے مصلحت وقت عمل نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبالِ لایزال پیر و مرشدِ حقیقی سزائے تمرد وعصیاں و بے باکی وطغیاں نوعے در کنار او خواہد گذاشت کہ سایر زیادہ سران کوتہ اندیش از دور و نزدیک عبرت پذیر گردند، وغنائم موفورہ ونقود و اجناس نامحصورہ فتوح روزگار بندہا ئے درگاہ آسماں جاہ شود۔

رقعۂ سی و ششم

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! عادل خاں کہ دریں چند گاہ بیماری را بہانہ ساختہ از روئے کوتہ اندیشی بمراسمِ استقبال مناشیر مطاعہ نمی پرداخت باآنکہ دریں باب از پیش گاہِ خلافت حکمے باو صادر نشدہ بحجض تمارض

واغوائے مردم در تقدیم وظائف عبودیت واطاعت تہاون میورزید،
دریں مرتبہ نیز ارادہ نمودہ بود کہ مثلِ گذشتہ از دریافت ایں سعادت
محروم شود، وفرستادہائے بارگاہِ معلیٰ را بر خلاف قانون قدیم بدستور
جمعے کہ دریں ایام پیش ازینہا رفتہ بودند بخانۂ چاکران خود فرود آوردہ
آنہارا بفریب وفسون از راہ ببرد چنانچہ بمجرد استماعِ ورود فرمان
لازم الاذعان خود را مریض ورنجور قرار دادہ می خواست کہ مکر وتزویر برا ہم
استقبال نیز دازد، بوسیلۂ تطمیع از کسب ایں شرف وعزت متقاعد گردد،
ولیکن چوں اعلیٰ حضرت از روئے کرامات حکم فرمودہ بودند کہ نام بردہا
باتفاق حاجب ایں مرید اور ا بایصال عطائے پیش گاہ
خلافت سربلند سازند، ہر چند دست وپا زد اندیشہ از قوت بفعل نیامد
وبعد از تعللِ بسیار وگفتگوئے بیشمار تا باغ افضل کہ از جائے بودن او
دوکروہ رسمی است ودر برابر تالاب شاہپور واقع شدہ باستقبال فرامین
شتافتہ بوصول منشور لامع النور عطیۂ بارانی سرفرازی اندوخت وملازمان
درگاہ را بست روز بلطائف الحیل نگاہ داشتہ رخصت نمود، اگر بعد ازیں
نیز ہمین وتیرہ مقرر گردد تا موضع ارکہرہ کہ از قدیم برائے استقبالِ فرامین
تعین است بے توقف وتاخیر خواہد شتافت۔

محمد میرک وابوطالب زیادہ انچہ حکم شدہ بود توقفے نکردہ مبلغ

معتمد بہ کہ عادل خاں بشرط عدم تکلیف استقبال برائے آنہا فرستادہ بود نگرفتند، دو پیدک کہ در وقت رخصت بآنہا می داد بجہت پاس حکم اقدس واپس دادند اگر دیگراں نیز کہ پیش ازیں بداں جارفتہ بودند پاس خانہ زادی وبندگیٔ درگاہ آسماں جاہ داشتہ توفیق امانت ودیانت می یافتند اورا چہ قدرت وکدام یارا کہ ایں قسمِ سلوک ناشائستہ کہ حدِ امثال اونیست توانستے نمود ودر تقدیم وظائف عقیدت وبندگی کہ شرفِ روزگار ناموران آفاق است عذر بہانہ آورد۔

وجواب مطالبِ فرمان والاشان از عرضداشتِ اُو بعرضِ اقدس خواہد رسید وانگشتری یاقوتی کہ بہزار جر ثقل برسمِ پیش کش ارسال داشتہ وقیمت آنرا پنجہزار ہون می گویند از نظر انور اطہر خواہد گذشت۔

ظل ظلیلِ خلافت وجہانبانی برمفارقِ اقاصی وادانی مبسوط بماناد۔

مکاتیب تہنیت وتبریک

رقعۂ سی وہفتم

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ وآدابِ تہنیت ومبارکباد بجا آوردہ ذرہ وار بموقفِ عرضِ اقدس میرساند کہ مطلع

انوار سعادت و کامرانی و مبداء آثار بہجت و شادمانی یعنی روز عالم افروز وزن مقدس قمری کہ ہنگام ظہور تباشیرِ صبحِ دولت و اقبال و زمان لمعانِ آفتاب عظمت و جلال است بر ذات قدسی صفات اعلیٰ حضرت کہ واسطۂ انتظام جہاں و جہانیاں بودہ و خواہد بود، مبارک و خجستہ باد و حق تعالےٰ بیامنِ برکات ایں روز مسعود را سالہائے بسیار و قرنہائے بے شمار زینت افزائے مجامعِ النفس و آفاق دارد ؎

خلاق جہاں زبہر سنجیدنِ شاہ　　یک کفہ زمہر کرد یک کفہ زماہ
بر جبیں ازیں شرف بخودمی نازد　　پاسنگِ ترازو شدہ باظلّ الٰہ

امید کہ نیّر جہاں تابِ عمر ابد پیوند تا انقراضِ دوراں نور بخش و تاباں بماناد۔

رقعۂ سی و ہشتم

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت اولاً بقائے عمر و دولتِ ابد پیوند اعلیٰ حضرت کہ انتظام مہام کافۂ انام بداں منوط و مربوط است از بخشندۂ بے منّت جل شانہٗ مسئلت می نماید و ثانیاً باداے مراسم تہنیت پرداختہ و تسلیمات مبارک باد بجا آوردہ ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ معلّٰی میرساند، المنتہ

للہ تعالیٰ و تقدس کہ دریں ہنگام سعادت فرجام صبح عالم آرائی اقبال و کامرانی از اُفقِ امید دمیدہ بتاشیرانِ ساحتِ زمین و زمان را منوّر ساخت آغاز قرن ثانی از جلوس جاوید طراز میمنت مانوسِ قبلہ و کعبۂ دو جہاں بفرخی و فرخندگی عرصۂ ربع مسکوں را زیب و زینت بخشید، اگر بندہا و مریدانِ حیات جاودانی بیابند و تمام عمر در شکر چنیں موہبتِ کبریٰ و عطیہ عظمیٰ کہ از درگاہ واہب العطایا نصیب ایں برگزیدۂ بارگاہِ کبریا گردیدہ صرف نمایند حقِ سپاس گذاری بجانیاوردہ باشند، ایزد متعال ذاتِ والاصفاتِ قدسی سمات اعلیٰ حضرت را کہ مظہر اتم مکرمت و افضال است، فراواں سال سریر آرائے جاہ و جلال داشتہ عالمیاں را قرنہائے بیشمار از میامنِ وجود مسعود فائض الجودِ آنحضرت کامیاب و بہرہ مند گرداناد۔

رقعۂ سی و نہم

کمترینِ خانہ زادانِ دعاگو زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و آداب بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ذرہ وار بموقف عرض پرستان حریم اقدس و حطیم خلافت میرساند کہ طلوع صبح ہزاراں شرف و سعادت و سطوع اخترِ فراواں عزت و کرامت یعنی آرائشِ وزنِ مقدسِ قمری کہ ابدالدہر انجمن افروز مجامع انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزمِ ہستی خواہد بود بذاتِ

اقدس قبلۂ جہان و جہانیاں و کعبۂ عالم و عالمیان کہ ازدیادِ بقائے آں منتظم انتظام کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسائشِ عباد است، مبارک و خجستہ باد۔

حق عزّ اسمہٗ ساکنانِ بسیطِ زمین را از برکاتِ ایں روزِ نشاط افروزِ بہرہ مند گردانیدہ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیٰ حضرت تا انقراضِ زماں بر مفارقِ خانہ زاداں مخلّد و مبسوط داراد۔

علالت شاہجہاں و جنگ برادراں

رقعۂ چہلم

مریدِ عقیدت سرشت کہ تمام ایام عمر خود را با آرزوے فدائے یک روزۂ حیاتِ ابد قرینِ قبلہ و کعبۂ دو جہانی می خواہد ہزار بار تصدق پیر و مرشد خویش شدہ ذرّہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ از استماع خبر عارضہ بمزاج وہاج قدسی امتزاجِ مبارک عارض شدہ بود آنچہ بریں مرید فدوی گذشتہ بر عالم السرّ و الخفیات ظاہر است، از غایتِ کلفت و دل تنگی و وحشتِ سراسیمگی زندگانی "تلخ گشتہ، جہان روشن در نظر تاریک شدہ بود، المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس درچنیں وقتیکہ سر رشتۂ طاقت و شکیبائی از دست دادہ نمی دانست کہ چہ چارہ سازد ابواب عنایت و رحمت ایزدی بر روے روزگار عالمیاں مفتوح گردیدہ نوید صحت و استقامت

ذاتِ والاصفات کہ خلاصۂ او وا رواکوان و واسطۂ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیان است سامع افروز شد وا نواع بہجت و سرور روے نمودہ، حزن واندوہ رخت بر بست ؎

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست   کہ ایں مژدہ آسائشِ جانِ ماست

حق جلّ شانہٗ سایۂ بلند پایہ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت را کہ آسائشِ عباد و آرائشِ بلاد و حیات و زندگانیِ مریدان و بندہا وابستہ بدان است، فراوان سال انجمن آراے بزمِ سلطنت و اقبال داشتہ وجودِ فائض الجود قبلہ و کعبہ حقیقی را از عین الکمالِ عوارض و مکارہ صیانت کناد ؎

الٰہی در جہاں چنداں بمانی   کہ بر خاکِ فلک تکبیر خوانی

رقعۂ چہل و یکم

قبلۂ دین و دنیا سلامت! چوں مکرر استماع یافت کہ ذاتِ ملکی صفات از تکسیر بدنی نہایت نقاہت و ضعف رسانیدہ و حین برادر متصدیِ امورِ سلطنت شدہ اوامر احکام بادشاہی بدون عرضِ اقدس بطور خود سرانجام دادہ و ہیچ امرے باختیار و الا نگذاشتہ، حتّٰی کہ خطاب خانی و منصبِ کلاں بہ نوکران خود میدہند، و در اکثر صوبجات و چکلہا پیشکارانِ دیوانیان و فوجداران و وقائع نگاران و دیگر اہل خدمت از جانبِ خود تعیین کردہ اند

وبرائے نامبود (برائے نام) راے رایان را در کچہری می نشانند والا تمام رتق وفتق معاملاتِ خالصہ و دیگر امورِ مالی و ملکی بعہدۂ اہتمام معین الدین خاں کہ الحال خطاب وزیر خاں یافتہ مقرر کردہ اند، و تعین ساختن افواج بر سرِ برادرِ والاقدر محمد شجاع بے صلاح آن قبلۂ جہان و جہانیان بوقوع آمدہ - ہرگاہ حال چنیں باشد مریدانِ خاص و فرزندان با اخلاص را لازم است کہ خار از میان برداشتہ بدریافت ملازمت قبلہ و کعبہ حقیقی سعادت دارین حاصل کنند و درین وقت بخدمت فیض موہبت مستعد گردیدہ بموجب حکم قدسی در تمشیت و انتظام ممالکِ محروسہ کہ از بد پروازئ مہین برادر در ہم خوردہ، سعی و اجتہادے بکار برند، و ہر کہ از بندہاے بادشاہی بمقتضائے حرام نمکی مصدر شوخی و بے اعتدالی گردیدہ و سزاے لائق در کنار او نہند' -

لہٰذا این فدوی عقیدت سرشت بعزم سرانجام مطالبِ معروضہ فی الصدور از مکان اقامتِ خود کوچ نمود، امید آن است کہ بعنایت الٰہی و اقبال عدو مال حضرتِ شاہنشاہی باسرع اوقات کامیاب بافی الضمیر شود، زیادہ عرض گستاخی است -

رقعۂ چہل و دوم

للہ الحمد و المنۃ کہ این نیاز مند درگاہ شاہنشاہِ بے مثال

وبے مانند از بدو اہتزاز روائح عقل و تمیز الی الآن باندازۂ امکان بشری و طاقتِ انسانی در تمہید قواعدِ ارادت و اعتقاد و تشیید مبانیٔ صدق و سداد خود را مقصر نساختہ در ضبط سررشتۂ استرضائے خاطرِ ہمایوں کوشیدہ از صراط مستقیمِ عبودیت و جانفشانی انحراف جائز نداشتہ و لمحی وارد و در راہ بندگی و عقیدت ثابت دم و راسخ قدم است۔

لیکن از ممر ظہور ایں مقدماتِ کہ بنا بر ارادتِ ازلی و مشیت لم یزلی درمیان آمدہ بمقتضائے طبیعت بشری مغلوب واہمہ و ہراس گشتہ جرأت آں نماندہ کہ باطمینان قلب و جمعیت باطن عازم احراز سعادتِ حضور پُر نور توانند شد و الا آرزوے خاطر فاتر ایں مستمند سراپا ارادت و اخلاص بہ نیلِ دولتِ استلام سدہ سپہر احتشام زیادہ ازاں است کہ حوصلہ تقریر و تبیین آں را بر تابد، و زبان ارادت از شکرانۂ عنایات سرشار و مراحم و اشفاقِ بے شمارِ اقدس قاصر اگر آئین مرید نوازی را مرعی فرمودہ حکم والا بشرف نفاذ رسانند کہ بعضے از مردم ایں مرید بخت بقلعہ باریافتہ بجائے جمعے از ملازمان سرکار عالم مدار کہ بمحافظت دروب و مداخلت مامور اند، قرار گیرند و از پیشگاہ عنایت خسروانی بجراستِ ابواب قلعہ امتیاز و اختصاص یابند، ایں فدوی جانسپاز بجمعِ خاطر و سکون باطنِ و اطمینان دل بحضورِ اقدس رسیدہ سعادتِ زمین بوسِ اشرف حاصل نماید، و

زبانِ عقیدت بیان بعذرِ تقصیرات بکشاید، غایت مریدنوازی خواہد بود

رقعۂ چہل و سوم

بعد ادائے مراسم عقیدت بعرض اقدس واعلیٰ میرساند، والا فرمان عتاب آمیز کہ بہنم شہرِ حال عز صدور یافتہ بود شرف وصول بخشید و آنچہ از قبائحِ اعمال ایں سراپا تقصیر مرقوم گردیدہ بوضوع انجامید۔

بررائے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ ایں مرید ہیچ گاہ باظہارِ محاسنِ افعال خویش نہ پرداختہ ہموارہ بہ بدیہائے خود معترف بودہ وہست و ازاں زماں کہ بسنِ تمیز رسیدہ، در استرضائے خاطرِ ملکوت ناظرِ دقیقہ از دقائق جدوجہد فرو نہ گذاشتہ باآنکہ بتقریب بادشاہزادۂ کلاں کہ ہنرے جز خوش آمدظاہری وچرب زبانی وخندۂ بسیار نداشت و در خدمت ولی نعمت دلش باز بانِ موافق نبود، وازکردار ناقابل او چندیں ناشنیدہ، انواع خفت می کشید، چنانچہ فرامین سابقہ بداں ناطق است، بایں اُمید کہ شاہدِ صدق عقیدت و بندگی را نتیجہ پدید آید اصلا از طریق اطاعت و انقیاد انحراف نورزیدہ بہمیں کہ اعلیٰ حضرت ایں مرید را العنوان رضاجوئی یاد میفرمودند، خرسند می بود، ہر گاہ درآں وقت اثرے برحسن اعتقاد وتحمل آں زیادتیہائے بے وجہ مترتب نگشتہ حق از باطل جدا نشد وصفائی جوہر رسوخ

عقیدت مستور مانده وسخن منافقانِ دور واز پیش رفته، موافق از منافق وراست از نار است امتیاز نیافت واین مرید قابل اعتماد والتفات نگردید، اکنوں که مصدرِ گوناگوں گستاخی وبے ادبی شده پیدا است که اعلحضرت چگونه توقع نیکی ازیں گناهگار خواهند داشت وبرقول وفعل او چه ساں اعتماد خواهند نمود۔

رقعۂ چہل وچہارم

بعد ادائے مراسم عقیدت واخلاص بعرض اشرف میرساند، قدسی صحیفه که هیژدهم شهر حال بخط مبارک مرقوم گردیده بود عز ورود بخشید وانچه بتقریب خواجه وفا ازروئے طیشِ تمام نگارش یافته بوضوح انجامید۔

ایں گناهگار سراسر تقصیر نمی داند چه چاره سازد که ازرهگذرِ ایں قسم امور معاتب نشود۔

هرگاه اعلیٰحضرت باآنکه ایں مرید بکرات ومرات التماس نموده که راه ارسال نوشتجات شور انگیز فتنه افزا مسدود گردد، پرتوِ التفات برایں معنی نینداخته صریح فرموده باشند که اداین توقع را که از پسر خود باید داشت از ما نکنند ومارا تکلیفِ ترک ایں شیوه که امکان ندارد ننماید، چنانچه نوشته که حوری خانم آورده بود، بداں ناطق است دریں صورت

اگر بلوازم احتیاط پرداختہ اسباب فساد را برہم نزند و خواجہ سراہاے مفتن را کہ نوشتجاتِ غیر مکرر بوساطت آنہا بدر میرود، از حضور پُرنور دور ندارد چہ کنند۔

کاش آں حضرت بریں مردم ترحم فرمودہ ایں شغل را کہ ما حصلش جز مزید کلفت و وحشت نیست، موقوف می داشتند و مصلحتِ کارِ مرعی می گشت تا بمقتضائے ضرورت بریں مرید اینہمہ اہتمام لازم نمی شد، و آزارے بآنہا نمی رسید، ع۔ اے واے مُن و دست من و دامن خویش۔

علی ای حال از سرِ تقصیر خواجہ وفا گذشتہ او را پیش خود طلبیدہ است کہ مثل دیگراں خدمت می کردہ باشد، و در باب خواجہ محرم نوشت کہ کسے از رفتن بمحل مانع او نشود، امّا اگر او نیز در رنگ وفا بعمل آورد برو زِ او خواہد نشست، در جواب مقدمۂ تحویل ملبوس خاصہ قبل ازیں معروضداشتہ کہ بجاے معمور کہ تصدق شدہ، دیگرے تعیّن گردیدہ و پوشاکِ خاصہ بدستور سابق خواہد رسید۔

حق تعالی آنحضرت را بریں مرید کہ گناہے جز امتثال حکم قضا و قدر ازو سر نزدہ، مہربان گردانیدہ توفیقِ احرازِ مثوبات اخروی کرامت کناد۔

بنام ہمشیرۂ کلاں جہان آرا بیگم المخاطب به بیگم صاحب جیو

رقعۂ چہل و پنجم

خیر اندیش وفا کیش پس از گذارشِ مراسم اخلاص و یکجہتی معروض می دارد عنایت نامۂ التفات عنوان روز سہ شنبہ در عین انتظار پرتوِ ورود انداخته، نشاط افزائے خاطر آرزو مند گشت و ہنگامۂ شوق را گرم تر ساخت، از الم جدائی و سوز مفارقتِ دوری ضروری چہ نویسد و تا چند نویسد۔

زدیده دوری و از دل نمی روی بیرون
خدا بکس ننماید وصال ہجر آمیز

از عنایت میوہ خوش وقت گشتہ، تسلیمات بجا آورد در چنیں صحرا ہا، میوہ بسیار غنیمت است امید کہ ہمیں وتیرہ یاد فرمودہ توجہ گرامی دریغ ندارند و باظہار مہربانیہا امتیاز می بخشیدہ باشد۔

واقعۂ بدیع الزماں عبرت بخش است، بیچارہ عبث ضائع شد، فردا انشاء اللہ تعالیٰ حسب الحکم از ایں منزل کہ جائے بسیار نفیس دلنشین است کوچ نمودہ نزدیکِ آتک می رود، دریں مکان نزہت نشان اکثر ایں بیت بزبان می گذشت۔

هر باغ که هست بے درے نیست
صحرا تو خوشی که در ندا ری

رقعۂ چہل و ششم

آفریدگار جہاں عز اسمہٗ، آں مشفقۂ مہربان را دریں حادثۂ عظیم صبر جمیل فرمودہ، اجر جزیل کرامت کناد، چہ نگاشتہ آید و کجا بنگارش گنجد، کہ ازیں قضیہ ناگزیر بر خاطر غمگین چہ می گذرد، قلم را چہ یارا کہ ازیں درد جگر گداز حرفے نگارد، و زبان را کجا طاقت کہ ازیں الم شکیب ربا بر گذارد، تصور غم و اندوہِ آں صاحبہ دلِ بیتاب را بیشتر بر وقت اضطراب می آرد، اما تقدیر ایزدی و قضائے آسمانی جز بے چارگی و تسلیم چارہ نیست کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلالِ والاکرام، بہمہ حال ایں ہمہ دردِ شرمسار را بزودی انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ دانند، یقین کہ نسبت بہ تعزیت داران اعلیٰ حضرت خصوص اکبر آبادی محل تسلیہ کہ باید می کردہ باشند،

مہربان من! چیزے کہ دریں وقت بکارِ آنحضرت می آید، رسانیدن ثواب تلاوت قرآن مجید و خیراتِ مستحقان است دریں باب نہایت سعی نمایند و ثواب آں را بروح مطہر آں حضرت ہدیہ بگذرانند و ایں گناہگار نیز دریں کار است، امید کہ شرف قبول یابد۔

بنام شاہزادهٔ محمد شجاع بہادر

رقعۂ چہل وہفتم

مخلص خیر اندیش، ابعد از گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد،
که انچه از روے صدقِ موالات ایں نیاز سند را نظر باخبارے که مسموع شده بود بایستے بگرامی خدمت نوشت، قبل ازیں متواتر معروض داشته بود وهرچه دریں ولا ظاهر گردید، بریں منوال است که اعلیٰ حضرت فی الجمله صحتے یافته در فکر "عدو الله اند" و از آنجا که تا حالِ صورتِ عزم و ارادهٔ آں مشفق مهربان معلوم نگشت، وجواب عرائض نرسیده ومجدداً از نوشتجات وکیل دربار سمت وضوح گرفت که چوں مذکور مونگیر درمیان است، ملحد زادهٔ خود را باجے سنگھ وستر سال و دیگر مردم بصوبِ الہ آباد و پٹنہ تعین مینمایند، وصوبهٔ گجرات را از برادر عزیز تغیر کرده کسے را که میخواهند داد بفرستند وخبر است که مہابتخاں وقاسم خاں را بآں طرف تعین میکنند بنابراں بتازگی متصدع میگردد که هرگاه کیفیتِ معاملات بریں نهج بوده باشد پیش نهاد خاطر چیست وتدبیر ایں کار که روے داده چه قسم اندیشیده اند وایں نیازمند که بے صلاح وصواب دید ایشاں قدم پیش نمی تواند گذاشت چه باید کرد، بر تقدیرے که تغیر صوبهٔ گجرات بوقوع نیاید، ملحد زادهٔ کلاں باجسونت سنگھ

دبجمعے کثیر که قرار داده اند، بمالوه بیاید۔

وخود در ایام اشتداد مرض میفرمودند، که ہمیں میخواہیم که یک مرتبه صحبت یافته خاطر خلقت محمود را از بند وبست ملک به واقعی جمع سازیم۔ تا معاملات بجاے که نباید، نه رسید۔

مصلحت چیست، امید که ہرچه زود تر جواب ایں مراتب را عنایت فرموده قلمی نمایند واز وجه قصد و مافی الضمیر منیر آگہی بخشند۔ تاپیش از فوتِ فرصت وگذشتن وقت انچه صلاح باشد بعمل آید۔

بنام بادشاہزادۂ محمد مراد بخش

رقعۂ چہل و ہشتم

برادر عزیز بجان برابر، کامگار نامدار عالی مقدار من، از نخل حیات وزندگانی بہره مند وبرخوردار بوده مسرت قریں باشند دیر یست که مطالعۂ مفاوضاتِ مہرافزاے آں گرامی برادر بہجت بخش خاطرِ مشتاق نه گردیده، موجب آں معلوم نشد، مالعنایت الٰہی از فتح قلعۂ کلیانی واپرداخته یازدہم ماه محرم مکرم داخل ظفرآباد بیدر شدیم وعنقریب مقدمۂ صلح را صورت داده عزیمتِ اورنگ آباد را مصمم خواہیم ساخت۔

معزز اخبار دربارِ جہاں مدار نوعیکه مذکور میشود یقین که از نوشتجاتِ

وکیل ہویدا گردیدہ باشد، از آنجا کہ خاطر خواہانِ خبر خیرت اثر آں برادر عزیز بود، ایں توشتہ را مصحوب اللہ یار فرستادیم، جواب باصواب بزودی ارسال دارند۔

عزِ اشتیاق صحبتِ دانی مسرتِ کامگار افزوں تر از آن است کہ تحریر درآید و حصولِ ایں امنیت بر نہج مرغوب مطلوب، والسلام۔

مکاتیب شاہجہاں بادشاہ

بنام شہزادہ اورنگ زیب بہادر

رقعۂ چہل و نہم

دریں وقت چناں بموقف عرض واقفانِ محفل عز و جلال رسید کہ آں فرزند ارجمند آں دو سید بیگناہ را کہ مصدر انواعِ خدماتِ شائستہ و متصدیٔ صدور اقسامِ اعمال نیکو بندگی گشتہ بحکم کارفرمائی عقلِ ادب آموز و خرد ہوش افزا اطاعتِ حکم بجا آوردہ، روے ارادت بجناب خلافت آوردہ، بودند، بتحریک و اغوائے بعضے زیادہ سراں بتاراج نقد و جنس آنہا پرداختہ در قلعہ دولت آباد محبوس ساختہ، مقید ساختنِ کسانے کہ وجوبِ اطاعت خداوندگار خود را خیر و ایمان و صدورِ مخالفت از ابغی و عصیان شمردہ در شاہراہِ اخلاص ثابت قدم و مستقیم باشند، از اخلاق پسندیدہ بغایت

دور نمود- خردمندِ سعادت بار آن است کہ عنان اختیار و خویشتن داری در جمیع احوال و اوقات خاصۂ ہنگامِ سلطان قوتِ قاہرۂ غضبی از دست نہ دادہ، مالکِ نفسِ خود تواند گشت، و تلخئ فروگذاشت باآں مایہ مرارت در کامِ عفو از چاشنی شہد انتقام لذیذ تر انگاشتہ مغلوب نفس امّارۂ قہری نگردد، ہنگیف دریں حالت کہ صورت عذرے ہم درمیان بود گنجائش آں داشت کہ معذرتِ آنہا را خردپسند انگاشتہ خرسند می گشت و بانعام نقد و جنس پایۂ اعتبار آنہا فزودہ بکمال مہربانی رخصت می داد، نہ آنکہ بضبطِ اندوختۂ سالہاے دراز آنہا پرداختہ حکم قید می فرمود اکنوں ہم اگر عفو را بر انتقام سبقت دادہ وازروے لطف مہراندوزی را بر کینہ توزی برگزیند و براے توسلِ عفو و صفح اگر ایں فرمان را وسیلۂ ایں کار و موجبِ رضامندئ طبعِ اشرف کہ وسیلۂ رستگاری ہر دو سرا است خواہد بود-



مکاتیب جہان آرا بیگم

بنام شاہزادہ اورنگ زیب

رقعۂ پنجاہ ام

از آنجا کہ مرتبۂ ظلیت الٰہی نظر بعموم کائنات مقتضی پایۂ نگہبانی است بر بادشاہان عظیم الشان کہ متحملانِ بار امانتِ خلافت اند، لازم است کہ نسبت بکافۂ برایا و عامۂ رعایا کہ ہمہ رمۂ حضرتِ پروردگار اند، دقیقہ از دقائقِ مراعات و رعایتِ طرفِ حمایتِ ایشاں مہمل و معطل نگذاشتہ در ہمہ باب لوازم پاسبانی بجا آرند۔

الحمد للہ کہ اعلیٰ حضرت عموم اوقات فرخندہ ساعات شبان روزے را بعد از ادائے وظائفِ طاعات، باہتمام نظام ملک و ملت مصروف داشتہ، ہموارہ توجہ اشرف بمعموری و امنیت مملکت و رفاہیت خلائق مبذول دارند و از مبادیِ احوال فرخندہ فال تا حال پیوستہ بر وفق احکام کتاب و سنتِ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اطاعتِ طاعتِ حضرت رب العزت پیشہ نمودہ شیوہ کہ شبیہ بل مشتبہ بہ بے روشی

و بے طریقی باشد از ہیچکس قبول ندارند۔ علی الخصوص از فرزندان سعادتمند کہ آراستۂ مزایائے ادب و اخلاق اند۔

دریں وقت کہ بسببِ وقوعِ ہرج و مرج کہ خاصیتِ ایامِ فترات واز لوازمِ ماہیتِ امثالِ ایں اوقات است از زیادہ سریٔ فتنہ پرستان دہن دستی بکشاد و بست امورِ ولایتِ نزدیک و دور راہ یافتہ، ضررِ کلّی عائدِ حالِ رعایا و ضعفا گشتہ، تلافی و تدارکِ بے اندامیٔ اشرار نابکار و ترمیم احوال دلخستگان و ستمرسیدہا منظورِ فیض اثر است؛ بگفتۂ نافرمودگانِ روزگار کہ نہ عقل آزمون کار دارند، نہ خرد آموزگار مہیجِ فتنہ و فساد گشتن و ارتکاب بر افعالِ ناصواب نمودہ، در صددِ حرزِ جان و مال و ناموس سپاہی و رعیت کہ ہمگی مسلمانانِ پاکیزہ اعتقاد صاف دین اند، در آمدن و از ملاحظۂ صواب دید۔ ہنگام و ایامِ اغماضِ عین نمودہ، تجہیزِ جیوش و جنود و تسویہ صفوف مصاف با برادر کلاں و ولیعہد بادشاہِ جہاں کہ در ظاہر و باطن مبارزت بقبلۂ کونین است پیش نہادِ ہمت ساختن، از آئین حق پرستی و خداشناسی و رسم و راہ سعادت کیشیٔ و دور اندیشی بسیار بعید است باید کہ آں برادر کامگار خود را بوادیٔ صدقِ ارادت و حسنِ اعتقاد نزدیک ساختہ و سرتاسر احکام را از تہِ دل و جان بقبول تلقی نمودہ، در اظہار لوازمِ اخلاص و شرائطِ خلوص و یکرنگی ایستادگی

نمایند، و از سوے و خامت بمقابله ولی نعمت و تقبل رسیدنِ مسلمانان در ایام فیض نظام رمضان الّذی انزل فیہ القرآن ، احتراز واجب دانند، و در ہر مقام کہ رسیدہ باشند، توقف ورزیدہ بر مکنون ضمیر و مرکوزِ خاطر آگاہ سازند، کہ مطابقِ خواہشِ شریف حقیقت بعرض اشرف رسانیدہ جمیع امور ساختہ و پرداختہ آید۔



فرہنگ

رقعۂ اوّل

موقف = ٹھہرنے کی جگہ کھڑا ہونے کا مقام

ادراک = عقل۔ سمجھ۔ دریافت کرنا۔

استلام = چومنا۔ بوسہ دینا۔

عتبۂ معلیٰ = بزرگ چوکھٹ۔ برتر آستانہ

ربعِ مسکوں = زمین کا وہ چوتھائی حصّہ جس پر آبادی ہے۔ آبادی کا ۱/۴ حصّہ

شکیبائی = صبر۔ استقلال۔ ثابت قدمی۔

اقتدار = قابو۔ اختیار۔

لاجرم = بیشک۔ یقیناً۔

استفاضہ = فیض چاہنا بخشش طلب کرنا۔

صوری = ظاہری۔ علانیہ۔

معنوی = پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ باطن۔

بند وبست = انتظام۔ اہتمام۔ قاعدے

ملائک پاسباں = جس کی نگرانی فرشتے کرتے ہوں۔

احرام = اُس بغیر سِلے ہوئے لباس کو کہتے ہیں جو حاجی زیارت کرتے وقت پہنتے ہیں لباس زیارت۔ درباری پوشاک۔

جہان مطاع = جس کی اطاعت تمام دنیا کرتی ہو۔

دارین = دونوں جہان۔ دُنیا و آخرت

مسعود = نیک۔ صالح۔

جبینِ اخلاص = سچی محبت سے بھری ہوئی پیشانی۔

رقعۂ دوم

متمردان = سرکش۔ مغرور۔ شریر النفس۔
تادیب = ادب سکھانا۔ تنبیہہ کرنا۔ سزا دینا
درینولا = ان دنوں۔ ان ایام میں۔ آجکل۔
مومی الیہ = مشارٌ الیہ جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔
اسمِ سامی = بزرگ نام۔
انقیاد = فرمانبرداری کرنا۔ تابعداری کرنا۔
پیشکش = تحفہ۔ ہدیہ۔ نذر
عمدہ = مخصوص۔ معتبر جس پر اعتبار کیا گیا ہو
مرز بوم = سرزمین۔ خطہ۔ ملک۔
اعیان = ارا کین سلطنت۔ دربار شاہی کے بڑے بڑے لوگ۔
سرحلقہ = سرگروہ۔ سردار۔ سپہ سالار۔
مفسدان = شریر۔ فسادی لوگ۔
وصول = پہنچنا۔
نصرت اثر = فتح اور کامیابی کا اثر رکھنے والی۔

ایلغار = دشمن کی فوج پر حملہ آور ہونا۔ دوڑنا۔
بُنگاہ = مکان۔ گودام۔ رسد خانہ۔
توابع = پیرو کاران۔ ساتھی۔ مطیع لوگ
طعمہ = لذت۔ خوراک۔
نصرت قرین = فتح سے وابستہ۔ فتحمند
جہانبانی = حکمرانی۔ بادشاہی۔ فرمانروائی
اعلیحضرت خاقانی = شاہجہاں بادشاہ
دست داد = حاصل ہوئی۔
صوب = طرف۔ سمت۔ جانب۔
مراجعت = لوٹنا۔ واپس ہونا۔

رقعۂ سوم

جہانیاں = دنیا کے لوگ۔
استلام = چومنا۔ بوسہ دینا۔
عتبہ = چوکھٹ۔ آستانہ۔
علیہ = بزرگ۔ برتر۔ عالی۔
مرید = معتقد۔ شاگرد۔
مہجور = جُدا۔ تنہا۔
موہبت عظمیٰ = بڑی بخشش۔ بڑا عطیہ

مہام = مہم کی جمع مشکل کام - اہم معاملہ -
اِمہال = سستی - تاخیر - تساہل -
ساعت مسعود = نیک گھڑی اچھا وقت -
انجم شناساں = منجم لوگ علم ستارے کے ماہر -

رقعۂ چہارم

متضمن = شامل ملا ہوا
سعادات دوجہانی = دونوں عالم (دنیا و آخرت) کی بھلائی -
چند گاہ = کئی بار - کئی مرتبہ -
عزّ صدور = صادر ہونے کی عزت آنے کا فخر -
ہنگام = وقت - ساعت -
نواحی = اطراف - ارد گرد -
تادیب = تنبیہ - سزا -
جسارت = دلیری - جرأت -
تظلم = فریاد کرنا - کسی کے ظلم سے آہ و نالہ کرنا -
اذوقہ = تھوڑی غذا - غذائے قلیل -
ظفر مساق = کامیابی کے ہانکنے کی جگہ -
فتحمند -
آوان = اوقات - زمانہ - ایّام -
مناقشہ = جھگڑا - فتنہ - فساد -
قلاع = قلعہ کی جمع - قلعے -
انتزاع = چھین لینا - نکال لینا -
پیرامون = ارد گرد - آس پاس -
پندار = غرور - گھمنڈ -
مجدداً = از سر نو - پھر سے -
مذبورہ = بیان کیا ہوا - اوپر ذکر کیا ہوا - مذکور -
طغیان = حد سے بڑھنا ظلم - نافرمانی -
دود = دھواں -
جرائم = جرم کی جمع - خطائیں -
تقصیرات = تقصیر کی جمع - غلطیاں - گناہ - قصور -
استمالت = اپنی طرف مائل کرنا - دلجوئی کرنا -
یساق = امر عظیم - لڑائی کی تیاری - مہم - دربار -

رقعۂ پنجم

زمانِ محمود = نیک زمانہ ساعت سعید

جہاں مطاع = جس کی فرمانبرداری تمام دنیا کرتی ہو۔

عالم مطیع = جس کا تابعدار سارا جہان ہو

مصحوب = ہمسفر۔ ساتھی۔ ہمراہ۔ رفیق

قراول = پیشرو فوج۔ فوج کے آگے آگے چلنے والا دستہ۔ ہراول۔

بالجزم = پختہ خیال۔ پکا ارادہ۔

حکم مجدد = نیا حکم۔ دوسرا حکم۔

ادبار = بدبختی۔ نحوست۔ پیٹھ پھیرنا۔

آوارۂ صحرائے ادبار سازند = اسکی شرارتوں کی سزا بدبختی سے دیجائے یعنی تمام عطیات ضبط کر کے خوش قسمتی کو نحوست میں بدل دیں۔

نہضت = رحلت۔ کوچ کرنا۔

رایات = جھنڈے۔ نشانات۔ علم۔

مفارق = مفرق کی جمع۔ سر۔ مانگ

الہام غیبی = غیب کی باتیں۔ پوشیدہ باتوں کا دل میں پڑ جانا۔

ملکوت ناظر = فرشتوں کا دیکھنے والا عالم ملکوت کی خبر رکھنے والا۔

سرانجام = انجام۔ اختتام۔ نتیجہ۔

مہم = خاص کام۔ امر عظیم۔ اہم مسئلہ۔

واجب الاتباع = جس کی فرمانبرداری لازمی ہو۔

مواہب۔ موہبت کی جمع۔ بخشش۔ عطیات۔

افضال الٰہی = خدا کی مہربانیاں۔ اللہ کی عنایات۔

نامتناہی = بے حد۔ لاانتہا۔

تعدّی = ظلم۔ ستم۔ جور۔ جفا۔

افترا = جھوٹا الزام۔ بہتان۔ تہمت

مسطور = لکھا ہوا۔ مذکور۔ اوپر ذکر کیا ہوا۔

متمردان = سرکش۔ مغرور۔ شریر لوگ

جور و تعدی = ظلم و ستم۔ جور و جفا

مرتکب = برے کام انجام دینے والا۔

قصور عمل میں لانے والا۔
تفاوت = فرق - اختلاف ۔
رقعۂ ششم
پیر و مرشد حقیقی = اصلی رہنما یعنی شاہجہاں بادشاہ ۔
مرید فدوی = ناچیز شاگرد ۔ یعنی اورنگ زیب عالمگیر۔
تارک امتیاز = سرفرازی کا سر ۔ یعنی عزت و سربلندی ۔
اوج عزت = عزت و حرمت کی بلندی
ضمیر = دل ۔ قلب ۔
خورشید نظر = سورج کی طرح روشن ۔
ہویدا = ظاہر ۔ کھلا ہوا ۔
رضاجوئی = رضامندی چاہنا ۔ خوشنودی ڈھونڈھنا ۔
مرید نوازی = اپنے شاگرد یا معتقد کو سرفراز بنانا ۔
فرمان معلیٰ = بزرگ و برتر حکمنامہ
اشکال = مشکل کرنا ۔ دقت ۔ دشواری

تائیدات غیبی = خداوندی مدد ۔ اللہ کا سہارا ۔
پیرایہ سرخروئی = کامیابی کا زیور ۔ فتحمندی
غنیم لئیم = منحوس دشمن ۔
کوتہ اندیشاں = ناعاقبت اندیش ۔ جن میں دور اندیشی کی استعداد نہ ہو ۔ بیوقوف ۔
بدکیش = لامذہب ۔ رند ۔ بے دین ۔
متحصنان = قلعہ میں پناہ لینے والے ۔ قلعہ نشین ۔
نصرت بخش حقیقی = اصلی فتح دینے والا یعنی خدا ۔
محاصرہ = گھیر لینا ۔ احاطہ کرنا ۔ احاطہ ۔
فراغ دل = پورا اطمینان ۔ خوشحالی
شغل شگرف = عجیب و غریب کام حیرت انگیز مہم ۔
فرمان واجب الاذعان = وہ حکم شاہی جس کی اتباع ضروری ہو ۔
لائح = روشن ۔ واضح ۔ ظاہر ۔

رقعۂ ہفتم

کونین = دونوں جہان - دنیا و آخرت -
عزیمت = ارادہ - منشا - خیال -
فرخندہ اثر = مبارک اثر رکھنے والا -
برکت سے پُر - سراپا برکت -
جنب = پہلو - کنارہ -
جہاں کشائے = دنیا کو فتح کرنے والی
کشور کشا -
والا ہمت = بلند مرتبہ - عالی ہمت -
بلند حوصلہ -
ہموارہ = ہمیشہ - سدا -
مصروف = مشغول - کام میں لگا ہوا -
اعاظم = اعظم کی جمع - بڑے لوگ -
بہت بڑے -
شاق = گراں - سخت - بھاری - رنج -
نفس نفیس = عمدہ طبیعت - بزرگ فطرت
نہضت = کوچ کرنا - اُٹھنا - اُٹھ کھڑا ہونا
ذات مقدس = بزرگ طبیعت - پاک فطرت
مغتنم = غنیمت - مفت نعمت -

کمر خدمتگاری = خدمت کرنے کی پیٹی -
یعنی خدمت کے لئے مستعد و آمادہ -
معمور = آباد - زرخیز -
پرتو = عکس - سایہ - روشنی -
عین صواب = بالکل درست -
عزِّ نفاذ یافتہ = جاری ہونے کی عزت
پائی - یعنی جاری ہو گیا -
اردی بہشت - ایک بہار کے مہینے کا نام
مساعدت = مدد - موافقت - تقاوی -
محض تفضل - عین نوازش - قطعی عنایت
بتقدیم رساند = پیش کرے -
سعادت نشان = نیکبختی کی علامت والا -
سراپا بھلائی - ہمہ تن نیکی -

رقعۂ ہشتم

کمترین مریداں = شاگردوں میں سب
سے کم رتبہ - معتقدوں میں سب سے
زیادہ ناچیز -
سرمایۂ حیات = زندگی کی پونجی -
جینے کا سامان -

ذرّہ مثال = ذرّہ کی طرح۔ ناچیز شے کے مانند۔

مسامع = مسمع کی جمع۔ سُننے کا آلہ۔ کان۔

جاہ وجلال = بزرگی۔ عزّت وحرمت۔ عالی رُتبہ۔

سعادت عنوان = جس کا مضمون بھلائی ہونیکی پر مشتمل۔

مروارید = موتی۔ گوہر۔ گہر۔ لولو۔

یساول = سپاہ کا سب سے آگے چلنے والا دستہ۔ ہراول۔ فوج کا حصّہ پیشیں۔

شرف صدور یافتہ بود = اُترنے کی بزرگی پائی تھی۔ آیا تھا۔ پہنچا تھا۔ نازل ہو چکا تھا

پرتو ورود بخشید = اُترنے کی روشنی ڈالی۔ آیا۔ نازل ہوا۔

تارک = سر۔

مباہات = بزرگیاں۔ بڑائی شان وشوکت

افتخار۔ بزرگی پانا۔ بڑائی کرنا۔ عزّت۔

فلک الافلاک = آسمانوں کا آسمان۔ عرش اعظم۔

بے غایت = بے انتہا۔ بے حد۔

سرفراز = سربلند۔ عالی مرتبہ۔ بلند پایہ۔ اونچا مرتبہ۔ بڑا درجہ۔

بر مفارقِ مریداں = شاگردوں یا معتقدوں کے سروں پر۔

اخلاص سرشت = محبت کی خصلت رکھنے والا وہ شخص جس کی فطرت میں محبت کا مادہ ہو۔

منشور = فرمان۔ شاہی حکم۔ حکمنامہ۔

لامع النور = روشنی کو چمکانے والا۔ نور پھیلانے والا۔ نہایت روشن۔

رایات عالمیات۔ بلند جھنڈے۔ عالیشان نشان۔

سائر = تمام۔ سب۔

ہمہ صفات آراستہ = تمام تعریفوں سے سجا ہوا۔

نواحی = اطراف۔ اردگرد۔ آس پاس۔

سراپا صفت = تعریف ہی تعریف۔ عین صفت۔

ظفر قرین = کامیابی سے ملا ہوا۔ ہمہ تن
فتح و نصرت۔
تعب = رنج۔ تکلیف۔ مصیبت۔
کاہ = گھاس۔ چارہ۔

رقعہ نہم

سلک = لڑی۔ زنجیر۔ رشتہ۔
درگاہ سلاطین پناہ۔ ایسا دربار جہاں
بڑے بڑے بادشاہ آکر پناہ لیں
بالفعل = عملاً۔ بظاہر۔
سرانجام = انتظام۔ اہتمام۔ اختتام۔ نتیجہ
مذکور = اوپر بیان کیا ہوا۔ مذکورہ بالا۔
تعہد = اقرار کرنا۔ وعدہ کر لینا۔
علف = گھاس۔ چارہ۔
اذوقہ تھوڑی غذا۔ قلیل خوراک۔
بعرض اشرف رسانیدہ باشد۔ حضور
سے بیان کر چکا ہو گا۔
نصرت رہبر = فتح و نصرت کو راہ دکھانے
والی۔ فتحمند۔
رہ گذر = راستہ۔ شاہراہ۔ چوراہہ۔

عسرت = تنگدستی۔ تنگ حالی۔ مفلسی
بر تقدیرے = اس حکم پر۔ اس ارادہ پر
لشکر ظفر اثر = فتحمند فوج۔
ملحق = ملا ہوا۔ شامل۔
ارفع = سب سے زیادہ بلند۔ سب سے اونچا۔
حسب الحکم الاقدس = پاک حکم کے مطابق
حضور کے حکم کے موافق۔
فیروزی اثر = فتحمند۔ کامیاب
مسافت = فاصلہ۔ میدان۔
گروہ = کوس۔ فرسنگ۔ دو میل۔
مامور گردد = حکم دیدیا جائے۔
افق حشمت = شان و شوکت۔
(کے آسمان) کا کنارہ۔
طالع = نکلنے والا۔ ظاہر ہونے والا۔
لامع = چمکنے والا۔ منور۔ روشن۔

رقعہ دہم

جان نثار = جان فدا کرنے والے
فدائی۔
نفس نفیس = عمدہ طبیعت۔ پاک فطرت

خورشید نظر = آفتاب کی طرح روشن
مطرح = کسی چیز کے ڈالنے کی جگہ۔ شکاری کا کیسہ۔
مہبط = اُترنے کا مقام۔ نازل ہونے کی جگہ۔
انوارِ غیبی = غیب کی روشنیاں۔ خدا کے نور
دمار = ہلاکت۔ بربادی۔
اعلیٰ حضرت = سب سے بزرگ دربار والے یعنی شاہجہاں۔
ظلِ الٰہی = خدا کا سایہ۔ یعنی بادشاہ۔
عقلِ خداداد = اللہ کی دی ہوئی عقل۔ قدرتی دانائی۔
خردِ دوربین = دور اندیش عقل۔
ممالک آرائے = ملکوں کو آراستہ کرنے والی۔ خوش انتظام۔
اقتضا = خواہش۔ ارادہ۔
محض مصلحت = قطعی درست۔ بالکل ٹھیک
عین حکمت = نہایت عقلمندی۔ قطعی دانائی۔

پیش نہاد = دل کا ارادہ۔ منظور خاطر۔
معاند نابکار = نالائق دشمن۔ بدکار باغی
کرامت رقم = بزرگی کی عبارت لکھنے والا بزرگ۔
شق = کسی شے کا حصہ۔ ٹکڑا۔ آدھا۔ نصف۔
صاحب تدبیر = خوش انتظام۔ عقلمند۔ منتظم۔
قبل نمودہ = مقابلہ کیا۔ توجہ کی۔ رُخ کیا۔ سامنا کیا۔
جان سپار = جان سونپنے والا۔ فدا کار فدائی۔
ہمگی = سب کے سب۔ تمام۔ جملہ۔
راہ ورسآمد = داخلہ کی راہ۔ اندر آنے کا راستہ۔
غنیم مقہور = قہر و غضب میں مبتلا دشمن۔
مسخر کنند = فتح کرلیں۔
مردان کار = تجربہ کار۔ پختہ کار۔ آزمودہ کار لوگ۔
پیشگاہ = صحن مکان۔ دربار۔ صدر مجلس۔

امتثال = حکم ماننا۔ تابعداری کرنا۔
اعقل = سب سے زیادہ عقلمند۔ نہایت عاقل۔
علم دوران = زمانہ میں سب سے زیادہ عالم۔
الیق = سب سے زیادہ قابل و لائق۔
انسب = سب سے زیادہ مناسب۔
المامور معذور = محکوم مجبور ہوا کرتا ہے
دریافت ناقص = خراب عقل۔ ناقص عقل۔

رقعۂ یازدہم

دو کروہی = دو کوس کی مسافت۔
مراسم ارادت = عقیدتمندی کے قاعدے
معمور تر = زیادہ آباد۔
قلعچۂ گلین = کچا قلعہ۔ قلعۂ خام۔
باغچۂ مختصرے = ایک چھوٹا سا باغ۔
سی نفر = تیس آدمی۔
برق انداز = ایک فوجی عہدہ جنگی منصب دار۔
رفعت اساس = بلندی کی بنیاد والا۔ نہایت بلند۔

زمین مسطح = ہموار زمین۔
منتہی میشود = ختم ہو جاتا ہے۔
شرقی و غربی = پورب اور پچھم والا۔
قُلّہ = پہاڑ کی چوٹی۔ سرا۔
سوالف ایام = گذشتہ ایام۔
برآمد = اوپر آنا۔ چڑھنا۔
فرود آمد = اُترنا۔ نیچے آنا۔
تردد = آمد و رفت کرنا۔ آنا جانا۔
عمارات سابقہ = پچھلی عمارتیں۔ پہلے والے مکانات۔
آبگیر۔ تالاب۔ چشمہ۔
برہم خوردہ = ویران۔ ٹوٹا پھوٹا۔
کمرکوہ = دامن پہاڑ۔
مرور ایام = زمانہ کا گذرنا۔
مرتفع = بلند۔ اونچا۔
متین = مضبوط۔ سنجیدہ۔

رقعۂ دوازدہم

معموری = آبادی۔ آباد کرنا۔
از گل تعمیر یافتہ = مٹی کا بنا ہوا ہے۔

عمارت کچّی ہے - خام عمارت ہے -
بنا نہادہ = بنیاد ڈالی گئی - نیہہ قائم کی ہوئی -
تالاب کوچکے = ایک چھوٹا تالاب -
جائے حاکم نشیں = صدر اجلاس کی جگہ -
گل سُرخ = گلاب کا پھول -
فراواں = بے حد - بے انتہا -
فتاح علی الاطلاق = اسم صفت - خدا تعالےٰ
عزّ شانہٗ = اُس کی شان غالب ہے بڑی شان والا -
ابواب = باب کی جمع - دروازے -
فیروزی = فتحمندی - کامیابی -
اولیاے دولت = سلطنت کے حکام - دربار کے وزرا -
ابد پیوند = ہمیشہ قائم رہنے والی -
جہانبانی = سلطنت - بادشاہت حکومت -
کشورستانی = ملک گیری - ملک فتح کرنا -

رقعۂ سیزدہم

مواہب = موہبت کی جمع - بخشش عطیات -
اعلیٰ حضرت = شاہجہاں بادشاہ -
سائر مریدان = تمام معتقدین - سارے شاگرد
عہدہ = ذمّہ واری - فرض -
عقیدت کیش = نہایت معتقد - مطیع شاگرد -
صحیفہ = خط - کتاب - نامہ - رقعہ -
خاطر مقدس = پاک وصاف دل -
عنوان = سرنامہ - سرخی - دیباچہ - پیشانی -
رضاجوئی = خوشنودی چاہنا - خوش کرنا -
مثبت = نقش کرنا - لکھنا - تحریر - نقش -
اجل = سب سے بڑی - سب سے بڑھکر سب سے اہم -
نِعَم = نعمت کی جمع -
تفقدات = تفقد کی جمع - مہربانی - غمخواری - دلجوئی کرنا -
تلطفات = تلطف کی جمع - مہربانی - نرم دلی -
بیکراں = بے انتہا - بے حد -
سابقہ خدمت = گزشتہ خدمت - پچھلی خدمت -
ذرّہ پروری = غریبوں محتاجوں بیکسوں

کی پرورش کرنا۔
مبذول می شود = صرف کیجاتی ہے خرچ کیا جاتا ہے۔
منفعل = شرمندہ۔ نادم۔
الطاف = لطف کی جمع۔ مہربانیاں عنایات۔
اعطاف = عطف کی جمع۔ مہربانیاں۔
مرشد حقیقی = اصلی رہبر یعنی شاہجہاں۔
مبسوط = فراخ۔ پھیلا ہوا۔
خجلت = شرمندگی۔ ندامت۔
کیمیا اثر = کیمیا کا اثر رکھنے والی۔ نہایت فیاض۔ رحمدل۔ عزت بخشنے والی
سُرخ رو = شاد۔ کامیاب۔ فتحمند۔
شرف اندراج یافتہ = لکھا گیا۔ درج کر لیا گیا۔
صافی طویت = صاف دل۔ سچا ارادہ خالص نیت۔
انقیاد = اطاعت کرنا۔ فرمانبرداری کرنا حکم ماننا۔
قطع نمودہ = طے کر کے ختم کر کے۔
ساعت مقرر = مقررہ وقت۔ عین وقت

گلین مقصود = مراد کا پودا۔ ارادہ کے پھول کا درخت۔ عین مراد و تمنّا۔
نسائم = نسیم کی جمع۔ ٹھنڈی ہوائیں۔
ابد اتصال = ہمیشگی سے ملا ہوا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا۔
شاہد نصرت وظفر = فتح و کامیابی کا معشوق۔ عین کامیابی۔
گوہر بار = موتی برسانے والا۔
بایست = چاہیئے تھا۔ ضروری تھا۔

رقعۂ چہار دہم

ذرّہ صفت = ذرّہ کی طرح ناچیز بے حقیقت۔
پاس = پہر۔ حصّہ۔
تائیدات = تائید کی جمع۔ مدد کرنا۔ حمایت
بیزوال = ختم نہ ہونے والا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ جاودانی۔
غریب سانحہ روداد = عجیب واقعہ ہو گیا۔
نابکار = نکما = نالائق۔ شریر۔ دشمن۔
انبار خانہ باروت = بارود کا گودام

واکردہ = کھول کر۔
قسمت کنند = بانٹ دیں تقسیم کر دیں۔
تفنگچی = بندوقچی۔ بندوق چلانے والے۔
دست بکار نبردہ = کام نہیں شروع کیا تھا۔
قضارا = اتفاق سے۔ دفعتہً۔ ناگہاں۔ اچانک۔
حوالیہا = گھیرا۔ گرداگرد۔ حلقے۔
گوگرد = گندھک۔ کبریت۔
متحصنان = قلعہ نشین۔ قلعہ کے باشندے۔ اہل قلعہ۔
فرونشاندن = بجھانا۔ فرو کرنا۔
باروت درگرفتہ = باروت میں لگ گئی
صدائے ہولناک = خوفناک آواز۔ ڈراونا دھماکا۔
بخاک تیرہ = کالی راکھ۔
ترکیدہ = پھٹ گئے شق ہو گئے۔ چور چور ہو گئے۔
پارچہائے سرب = سیسہ کے ٹکڑے۔
انبار خانہ = گودام۔ مال خانہ۔

سقا = بہشتی۔ پانی پلانے والا۔
بباد فنا رفت = مر گئے اور ان کی خاک ہوا میں اڑ گئی۔
روشناسان = ملاقاتی۔ پہچان کے لوگ
مشرف بر ہلاک است = فنا ہو چکے ہلاک ہو گئے۔ کام آ گئے۔
نیم سوختہ = آدھا جلے ہوئے۔ نصف بھنے ہوئے۔
جان می کنند = جان سے جا رہے ہیں، جان دے رہے ہیں۔
آرے = بیشک۔ ہاں۔ البتہ۔
مطالع = مطلع کی جمع۔ نکلنے کی جگہ۔
امثال ایں غرائب = اس طرح کے عجیب و غریب واقعات۔

رقعۂ پانزدہم

بے ہمال = بے مثل۔ بے نظیر۔ یکتا۔
روئے دادہ = ظاہر ہوا۔ پیدا ہو گیا۔
بیگ باشی = امیر الامرا۔ سپہ سالار۔
یوزباشی۔ حاکم۔ سو آدمی کا سردار۔

صاحب اہتمام = منیجر ۔ منتظم ۔ مدبّر۔

والیِ ایران = ایران کا گورنر۔

بدکیش = بدذات ۔ شریر ۔ بے ایمان ۔

فتنہ سرشت = فسادی ۔ فطرتی بدمعاش۔

زومی باختند = جو اکھیل رہے تھے ۔

باد فنا برباد = جسم کو چور چور کر کے ہوا میں اُڑا دیا۔

تفحص بسیار = بہت جستجو کرنا ۔ بے حد تلاش کرنا

مذلّت = ذلّت ۔ توہین ۔ رسوائی ۔ بے عزتی۔

ادبار = نحوست ۔ بدقسمتی ۔ کم نصیبی ۔

غریو = فریاد ۔ شور ۔ واویلا۔

نہاد = ذات ۔ طبیعت ۔ جان ۔ جسم۔

مخذولان قلعہ = قلعہ کے ذلیل اور بے عزّت لوگ ۔

خفاجہ = بنی عامر کے ایک قبیلہ کا نام جو ڈاکہ مارتے تھے ۔

[امور کے رکن اعلیٰ

مصدر تردّدات = تمام فوجی نقل و حرکت سیاسی

رقعہ شانزدہم

درینولا ۔ اندنوں ۔ آجکل ۔ اس درمیان ۔

مکاتیب = مکتوب کی جمع ۔ خطوط عرضیاں۔

ارکان دولت = سلطنت کے امرا و وزرا۔

متضمن = شامل ۔ ملا ہوا ۔

تعین نمودن = مقرر کرنا ۔ تعینات کرنا۔

کومک = مدد ۔ حمایت ۔ امداد ۔

سراسیمہ = پریشان ۔ حیران ۔

خریطہ = تھیلی ۔ امیروں کے خط کا لفافہ

نوشتجات = تحریریں ۔ رقعے ۔ خطوط ۔

مکاتب = نامہ نگار ۔ اصطلاحاً بمعنی خطوط

نظر انور = روشن آنکھ ۔ تیز نظر ۔

اطہر = سب سے زیادہ پاک ۔ نہایت پاکیزہ۔

قراولی = ایک پیشرو فوج کا دستہ ۔ ہراول۔

قزلباشی = ایک فوجی سپاہی ۔

دوئست = دو سو ۔ [۲۰۰]

[کھیت کو ضائع کرنا۔

اتلاف مزروعات = کھیتوں کو برباد کرنا۔

حامل = اُٹھانے والا ۔ لیجانے والا ۔

درگاہ معلّیٰ = بزرگ و برتر دربار ۔

تجسس اخبار = خبریں دریافت کرنا ۔ پتہ لگانا۔

غنیم = دشمن ۔ حریف ۔

جریدہ = اکیلا ۔ تنہا ۔

حق عزشانہ = خدائے بزرگ و برتر۔ وہ سچا معبود جو بڑی شان والا اور غالب ہے۔
اعدا = عدو کی جمع۔ دشمن۔
دولت مؤیّد = وہ سلطنت جس کی مدد خدا کی طرف سے کی گئی ہو۔
منکوب = غمزدہ، شکستہ حال، مفلس، خراب۔
مقہور = غضب و غصہ میں مبتلا کیا ہوا۔ عذاب میں ڈالا ہوا۔
مظفر = کامیاب۔ فتحمند۔
منصور = کامران۔ مدد کیا ہوا۔ فتحمند۔

رقعۂ ہفتدہم

مطرح = ڈالنے کی جگہ۔ پڑنے کی جگہ۔
اشراقات غیبی = غیب کی روشنیاں۔ انوار الٰہی۔
الہامات = غیب کی باتوں کا دل میں پڑ جانا۔
لاریبی = جس میں کوئی شک نہ ہو۔ حقیقی۔ خداوندی۔
امتثال = حکم ماننا۔ فرمانبرداری کرنا۔
دریافت قاصر = عقل ناقص۔
رخنہ پذیر نشود = سوراخ نہ ہوگا۔ چھید نہ ہو سکیگا۔
راہ در آمدن = داخل ہونے کا راستہ۔
یورش = حملہ۔ دھاوا۔
گیتی مطاع = جس کی تمام دنیا اطاعت کرے۔
نامرعی = بغیر رعایت کئے ہوئے۔ بے مروت۔
فتاح علی الاطلاق = خدائے قادر۔
مکنون = پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔
بمنصۂ شہود = ظاہر کرنے کی چوکی پر۔ اظہار کے تخت پر۔
جلوہ نما = ظاہر۔ روشنی دکھانے والا۔
پیش گاہ = گھر کا صحن۔ دربار۔
کرامت = بزرگی۔ عزت۔ حرمت۔

رقعۂ ہیژدہم

سرمایۂ سعادات = بھلائیوں کا سامان۔ نیک بختیوں کی دولت۔
جانسپاری = جان سپرد کرنا۔ جان فدا کرنا۔
جلوہ ظہور بخشد = ظاہر ہو جائے۔
استصواب = خیریت چاہنا۔ بھلائی طلب کرنا۔
دستور الوزراء = امیر الامرا۔ وزیر اعظم۔
مطرح الہامات غیبی = خدا کی جانب سے

خبروں کے اُترنے کی جگہ ۔

دمدمہ = بڑی توپ ۔

اتمام = ختم کرنا ۔ اختتام کو پہنچانا ۔ تمام کرنا ۔

قدغن بلیغ = سخت تاکید ۔

صائب تدبیر = نہایت اچھا انتظام کرنیوالا ۔

سر دادہ = چھوڑتا تھا ۔ داغتا تھا ۔

کارے نمی کشاید = کوئی کام بنتا نظر نہیں آتا ۔

کردگار تعالیٰ شانہٗ = خدائے عزوجل ۔

ارفع = سب سے زیادہ بلند ۔

آئین حمیت = امن و حفاظت کا طریقہ
بچاؤ کا دستور ۔

امضائے = گذارنا ۔ جاری کرنا ۔

عزم = ارادہ ۔ نیت ۔ خواہش ۔

آموزگار عقلائے روزگار = زمانہ بھر کے
عقلمندوں کو سکھانے والا ۔ بیحد عقلمند

نافذ = جاری ۔ اجرا ۔

حکم محکم مجدد = از سر نو نیا حکم ۔ نہایت مضبوط [نیا فرمان ۔

رقعۂ نوزدہم

ایں روئے آب ۔ دریا کے اِس ۔ اس طرف ۔

درگاہ خلائق پناہ = مخلوق کو پناہ دینے والا دربار ۔

کمی علف = چارہ کی کمی ۔ گھاس کی قلت ۔

شدتِ آب = پانی کی زیادتی طغیانی ۔ سیلاب ۔

توقف نماید = ٹھہر جائے ۔

دریں ضمن = اسی سلسلہ میں ۔

فرو نشیند = کم ہو جائے ۔

فبہا = پس بہتر ہے ۔ اچھا ہی ہے ۔

والّا = ورنہ ۔ ولیکن ۔ نہیں تو ۔

عازم = ارادہ کرنے والا ۔ خواہش کرنے والا ۔

جہاں تاب = دنیا کو روشن کرنے والا ۔

تابندہ = روشن ۔ چمکنے والا ۔

رقعۂ بستم

طراوت سبزہ = گھاس اور سبزوں کا ہرا بھرا
ہونا ۔ عام سرسبزی ۔

فراوانی = گھاس اور چارہ کی زیادتی ۔
سبزی کی کثرت ۔

منزل دلکشا = دل کو فرحت دینے والا مقام [خوشنما منظر

جائے بکیفیتے = پر لطف جگہ ۔ پر بہار مقام

قلم جواہر رقم = موتی کی سی تحریر والا قلم ۔

اچھا لکھنے والا قلم۔ جلی قلم۔

فرمان عالیشان = شاہی حکم۔ حکم نامہ۔

بصدور پیوستہ = صادر ہوا۔ نازل ہوا۔

بسرعت تمام = بہت جلد۔ نہایت تیزی سے۔

محض حکمت قطعی دانائی۔ نہایت عقلمندی

نزول اجلاس فرمایند = بزرگیاں نازل [کریں

رایات عالیات = بلند جھنڈے، اونچے شاہی علم

کتل = جنگل کا ٹیلہ۔

سنگ لاخ = سخت زمین۔ پتھریلی زمین۔

بہل = بیلوں کی گاڑی۔ رتھ گاڑی۔

ارابہ = گاڑی۔ بوجھ لادنے کا چھکڑا۔

بصعوبت = دقت کے ساتھ۔ سختی اور پریشانی سے۔

یرلیغ = شاہی فرمان۔ بادشاہی حکم۔

گیتی مطاع = جس کی تابعداری دنیا میں کی گئی ہو۔

شرف نفاذ یابد = جاری ہو جائے۔

مساعی جمیلہ = اچھی کوششیں۔

چندگاہ = کہیں کہیں۔ کئی جگہ۔ کئی مقامات پر۔

موسم برشگال = برسات کا موسم۔ بارش کی [فصل۔

مترددین = آینڈ و روندہ۔ آنے جانے والے۔

احداث = نیا بنانا۔ تجدید کرنا۔ پھر سے بنانا۔ نیا پیدا کرنا۔

سراہا = سرا کی جمع۔ مکانات۔ مہمانسرا قیام گاہ۔

رقعہ بست ودوم

مسموع = سنا گیا۔

بظہور پیوست = ظاہر ہوا۔

واقعہ نویس = نامہ نگار شاہی روزنامچہ [لکھنے والا۔

معزول۔ علیحدہ کیا ہوا۔ نکالا ہوا۔ خارج کیا ہوا۔

ایستادہائے = خدام۔ اراکین۔ ملازمین

سریر۔ تخت۔

خلافت مصیر۔ بادشاہت کو پناہ دینے والا۔

مسامع = مسمع کی جمع۔ سننے کا آلہ۔ کان۔

ضبط = قاعدہ۔ انتظام۔ بندوبست۔

زبونیٔ عمل = بدنظمی۔ انتظام کی خرابی۔ بدعملی
نسبت بگذشتہ = پہلے سے پہلے کی بہ نسبت۔
مبلغ کلی۔ پوری رقم۔ تمام روپیہ۔
نسق = انتظام۔ بندوبست۔
کارآمدنی = مفید۔ لائق۔ تجربہ کار۔ پختہ کار۔
تتمہ = خاتمہ۔ انجام۔ اختتام۔
قلاع = قلعہ کی جمع۔ قلعے۔

رقعۂ بست و سوم

پیشگاہ = صحن خانہ۔ دربار۔
ابتیاع = خریدنا۔ مول لینا۔
فرستادہ = قاصد۔ پیغامبر۔
حضور پُرنور۔ روشنی سے بھری ہوئی درگاہ
روشن دربار۔
پیشکش = تحفہ۔ ہدیہ۔ نذر۔
اسپ طرق = گھوڑوں کی قسم۔
مشخص = تجویز کیا ہوا۔ جانچا گیا۔ ٹھہرایا گیا
اصیل کلاں = گھوڑے کی ایک قسم۔
موافق پیش = اگلے حصہ کے مطابق۔
اسپ نیلہ = سبزہ گھوڑا۔ گھوڑے کی ایک قسم
سرجنگ = فوج کا اعلیٰ افسر۔ جنگی گھوڑا۔
بکمال نرسیدہ۔ سن تمیز کو نہیں پہنچا۔

رقعۂ بست و چہارم

صدر = سب سے پہلے۔ شروع۔ سب
سے اونچا۔
کم حاصلی = کم نفع ہونا۔ کم آمدنی ہونا
تفویض = سپرد کرنا۔ سونپنا۔
منصب = عہدہ۔ درجہ۔ مرتبہ۔ رُتبہ
سرفراز شد۔ ممتاز ہو گیا۔ درجہ پا گیا۔
عزت پا گیا۔ مرتبہ حاصل کر لیا۔
خانہ زاد = گھر کا پروردہ۔ شاہی محل کا
پرورش یافتہ۔
کارآمدنی = مفید۔ تجربہ کار۔ ہوشیار۔ لائق۔
گردونمدار = آسمان کے گردش کرنے کی
جگہ۔ آسمان کا قائم رکھنے والا۔
پایۂ قبول یابد = قبول کرنے کا مرتبہ پائے۔
قبول کر لیا جائے۔
فبہا = تو بہت بہتر ہے۔ نہایت اچھا ہے۔
تفضل = عنایت۔ مہربانی۔ بخشش۔

گیتی مطاع = دُنیا میں اطاعت کیا گیا۔ جس کی فرمانبرداری تمام دنیا میں کیجائے
عزِّ صدور یافتہ = صادر ہونے کی عزت پائی۔ نازل ہوا۔ آگیا۔ پہنچا۔
دستوری = وزارت۔ رخصت۔ اجازت۔

رقعۂ بست و پنجم

سراسر تقصیر = سر سے پیر تک گناہ سے آلودہ۔ قطعی گنہگار۔ ہمہ تن معصیت۔
مرشد حقیقی = اصلی پیر۔ سچا رہنما۔ یعنی شاہجہاں
بحمد اللہ تعالیٰ = خدائے برتر کا شکر ہے۔
ہیچگاہ = کبھی۔ کسی وقت۔ کبھی بھی۔
مصدرِ امرے = ایسے حکم کے صادر ہونے کی جگہ۔ کسی حکم کے نازل ہونے کا موقع۔
سایۂ خدا = اللہ کا سایہ۔ ظل اللہ۔ مراد بادشاہ وقت۔
بداندیشی = دشمنی۔ برائی چاہنا۔ بدخواہی کرنا۔
بمسامع جاہ و جلال = بزرگی اور عزت کے کانوں میں حضور (بادشاہ) کے کانوں میں۔
مکروہ = ناپسندیدہ۔ اذیت۔ مصیبت۔ تکلیف

وکیل = منتظم سلطنت کا نائب۔ سفیر۔
دربارِ معلّٰی = عالیشان۔ بڑی درگاہ۔ بزرگ دربار
حسب الحکم = حکم کے مطابق۔ فرمان کے موافق۔
مرسول گشت = بھیجا گیا۔ روانہ کر دیا گیا۔
سلوک = برتاؤ۔ اخلاق۔ پیش آنا۔ رواداری۔
سائر الناس = تمام لوگ۔ ساری مخلوق۔
مذموم = بُرا۔ خراب۔ نامعقول۔
سرنوشت = تقدیر کا لکھا۔ قسمت۔ نصیبہ۔ حکم ربانی۔
ہویدا = ظاہر۔ کھلا ہوا۔ علانیہ۔
دفع = دور کرنا۔ مٹانا۔
تقدیرات = احکام الٰہی۔ خدا کے احکام۔
ایزد = خدا۔ پاک ذات۔ اللہ۔
جہاں آفریں = دُنیا کو پیدا کرنے والا۔ خدا۔
مقدورِ بشر = انسان کا قابو۔ انسانی طاقت بشر کی حیثیت۔

رقعۂ بست و ششم

روزنامچہ = اخبار۔ رجسٹر۔ سفرنامہ۔ ڈائری۔
وقائع = واقعہ کی جمع۔ لڑائیاں۔ سچی باتیں۔

کارطلب = ہوشیار - تجربہ کار - کام کرنے والا

خوش سلوک = خوش اخلاق - اچھا سلوک اچھا برتاؤ کرنے والا - خوش معاملہ -

صوب = طرف سمت - جانب -

دستوری = وزارت - رخصت - اجازت

خدمت مرجوعہ = سپرد کیا ہوا کام - مقرّرہ خدمت - کار متعلقہ -

منصب = درجہ - عہدہ - مرتبہ - رتبہ -

قلعہ داری = قلعہ کی حفاظت کرنا - قلعہ کی نگرانی -

حُسن سلوک = اچھا برتاؤ - خوش معاملہ -

تخفیف دادہ = کم کرکے -

سربراہ = تجربہ کار - آزمودہ کار - ہوشیار -

باوقوف = واقف کار - ہوشیار - کارکن -

فیوضات عامّہ = عام بخششیں - عام عطیات -

اعلیٰ حضرت = سب سے بڑے حضور یعنی (بادشاہ کا خطاب)

عنایتِ خطاب = لقب دینے کی مہربانی خطاب دینے کی نوازش -

سرفرازی = سربلندی - درجہ اونچا ہونا -

ذرّہ پروری = ناچیز - غلام کی پرورش کرنا -

خانہ زاد نوازی = گھر کے پلے ہوئے غلام کے ساتھ مہربانی -

قابل تربیت = پرورش کے لائق - ادب سکھانے کے لائق تعلیم دینے کے لائق -

عالمتاب = دنیا کو چمکانے والا - دُنیا میں روشن ہونے والا -

عظمت = بزرگی - عزت - بڑائی -

تاباں = چمکنے والا - روشن -

رقعۂ بست و ہفتم

عقیدت سرشت = عقیدتمندی جس کی فطرت میں ہو - پیدائشی معتقد -

منشور = فرمان - حکم شاہی -

لامع النّور = نور کو چمکانے والا - نہایت روشن -

سعادت گنجور = نیکی سے بھرا ہوا بھلائی سمیٹے -

نخستیں = پہلے - پیشتر - پہلا -

قدسی نمط = پاکیزگی سے آلودہ - پاکی سے شامل - نہایت پاک وصاف -

دوئمین = دوسرا - دوم -

جواہر رقم = موتی کی طرح خوبصورت تحریر والا
نہایت خوشخط۔
خلعت = لباسِ جو انعام میں دیا جائے۔
سراپا مکرمت = سر سے پیر تک بزرگی سے
بھرا ہوا۔ ہمہ تن بزرگی۔
پرتو ورود = آنے کا عکس نازل ہونے کی روشنی
تارک افتخار = فخر کرنے کا سر۔
اوج = بلندی۔ اونچائی۔
فلک دوّار = گردش کرنے والا آسمان۔
مطاعہ = اطاعت کیا ہوا۔ مانا ہوا۔
یرلیغ مقدس = پاک فرمان۔
مکمن = کمین گاہ چھپ کر گھات لگانے کا
مقام۔ پوشیدہ ہونے کی جگہ۔
مفارق = مفرق کی جمع۔ سروں۔
ابدالدہر = ہمیشہ رہنے والا۔ دائمی۔ جاودانی۔
مبسوط = کشادہ۔ پھیلا ہوا۔ دراز۔
جواہر = جوہر کی جمع۔ موتی۔
شائستہ پسند اقدس = حضور کی خواہش کے
مطابق۔ بادشاہ کے پسند کے لائق۔

حسب الحکم الارفع = بلند و بزرگ حکم کے موافق
قدغن = تاکید۔ اصرار۔
نوشتہ = تحریر۔ لکھا ہوا۔
مقتضا = خواہش۔ ارادہ۔
بندہ نوازی = ناچیز غلام پر مہربانی کرنا۔
پیشگاہ = صحن خانہ۔ دربار۔
کرم پایہ = بخشش کا پایہ رکھنے والا۔ نہایت
سخی۔ بڑا فیاض۔
لازم الاتباع = جس کا ماننا ضروری ہو۔
جس کی تابعداری واجب ہو۔
مورد تحسین = تعریف کے اُترنے کی جگہ۔
بڑائی اور شاباش حاصل کرنے والا۔
تفضل = مہربانی۔ عنایت۔ نوازش۔
مباہات = بزرگیاں۔ بڑائی کی باتیں۔
قدسی انجمن = پاک محفل۔ پاکیزہ مجلس۔ دربار [شاہی]
ازدیاد = زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ ترقی دینا۔
ارادت آئین = عقیدتمندی کے اصول کا پابند۔
ایزد متعال = خدائے بزرگ و برتر۔
فراواں سال = زیادہ سال۔ عرصہ دراز تک۔

بہت بڑی مدت تک۔

آمال = امَل کی جمع۔ امیدیں۔

سحاب = بدلی۔ ابر۔

مراحم = مہربانیاں۔

رقعۂ بست و ہشتم

ضعفِ بصر = نظر کی کمزوری۔

مومی الیہ = جس کی طرف اشارہ کیا جائے

واقعہ نویس = شاہی نامہ نگار۔ واقعات کو لکھنے والا۔

داخل واقعہ سازد = واقعات کی فہرست میں درج کرلے۔

نافذ = جاری۔

بوضوح پیوست = ظاہر ہوا۔ کھُلا۔

منافی = روکنے والا۔ مخالف۔ منع کرنیوالا

مراسم = رسم کی جمع۔ قاعدے۔ رواج

حزم = کام کی واقفیت۔ دور اندیشی۔ عقلمندی۔ ہوشیاری۔

استغفار = بخشش چاہنا۔ معافی مانگنا۔

جور وتعدی = ظلم وستم۔

بندۂ اعتمادی = معتبر غلام۔

محض ثواب۔ بالکل درست۔ نہایت اچھا۔

تاقیام قیامت = قیامت قائم ہونے تک۔

رقعۂ بست و نہم

خانہ زاد = گھر کا پلا ہوا۔ ناز ونعمت کا پلا ہوا

عقیدت نہاد = جو فطرتاً بزرگوں کا معتقد ہو۔

ذرہ آسا = ذرہ کے مانند۔ نہایت ناچیز۔

مرآت = آئینہ۔

ضمیر منیر = روشن دل۔

مقتضائے = خواہش۔ ارادہ۔

حکم طلب طلبی کا فرمان۔ بلاوے کا حکم۔

سعادت افزا = خوش نصیبی بڑھانے والی۔

نوید = خوشی کی خبر۔ خوشخبری۔

دولت پیرا۔ دولت کو آراستہ کرنے والا۔ سلطنت کو سجانے والا۔

تارک افتخار۔ بزرگی کا سر۔

اوج = بلندی۔ اونچائی۔

فلک دوّار = گردش کرنے والا آسمان

منت پذیر = احسان قبول کرنے والا۔

استلام = چومنا۔ بوسہ دینا۔
عتبہ = چوکھٹ۔ آستانہ۔
ضیا = روشنی۔ نور۔
حشمت = دبدبہ۔ رعب۔ شان۔
خلافت = سلطنت۔ بادشاہت۔
مہین آرزو = سب سے بڑی خواہش۔
شش جہت = چھ طرف۔ اوپر۔ نیچے
داہنے۔ بائیں۔ آگے پیچھے۔
اخلاص سرشت عشق و محبت کی طبیعت والا۔
بارگاہ معلیٰ = دربار عالی۔ بڑا دربار۔
بڑی بارگاہ۔
دریافت = حاصل کر لینا۔ پالینا۔ لینا۔
شرف = بزرگی۔ بڑائی۔
آستانہ بوسی = چوکھٹ چومنا۔
والا = بزرگ۔ بڑا۔
منتہائے مقاصد = آرزوؤں کی انتہا
بڑے سے بڑا مقصد۔
دولت عظمیٰ = بڑی دولت۔
موہبت کبریٰ۔ بڑا عطیہ بہت بڑی
بخشش۔
مستولی = غالب۔
ادراک = پانا۔ حاصل کرنا۔ علم رکھنا۔
حق جل شانہٗ = وہ سچا خدا جس کی شان بہت بڑی ہے۔
مہجور = جدا۔ الگ۔ دور۔
طوطیا = سرمہ۔
تراب = مٹی۔ خاک۔

رقعہ سی ام

ہنگام نسق = انتظام کے وقت۔
بندوبست کے ایام میں۔
کشت و کار = جوتنا بونا۔
متصل = برابر۔ متواتر۔ پیہم
مزارعان = مزارع کی جمع۔ کاشتکار
کسان۔
تخم ریزی = بیج بونا۔
دست نداد = حاصل نہ ہوا۔
بنابراں = اسی لئے۔ اسی وجہ سے۔
مزروعات خریفی = فصل خریف کی کھیتیاں
شہر حال = موجودہ مہینہ۔

حوالی = اطراف - اِرد گرد - آس پاس -

خاطر خواہ = حسب خواہش - دل کی خواہش کے مطابق -

موافق مدعا = آرزو کے مطابق - خواہش کے مطابق -

نسق = انتظام - سرانجام - بندوبست -

پدید = ظاہر - نمایاں -

مرز و بوم = سرزمین - خطۂ زمین -

کشور کشائی = ملک فتح کرنا - ملک لینا

ابدالدہر = ہمیشہ کے لئے - ابد تک -

رقعۂ سی و یکم (۳۱)

بندۂ کار آمدنی = تجربہ کار غلام - ہوشیار آدمی

جمعیت دار = اہلکاروں کی جماعت کا سردار - بااثر -

دل نہاد = خواہش - رغبت - میلان طبع -

ناسازی = اَن بَن - شکر رنجی - ناچاقی -

برہم زدگی کار = کام خراب کرنا - کام کا درہم برہم کرنا -

حسب تدبیر = انتظام کے مطابق - انتظاماً -

عساکر = عسکر کی جمع - لشکر - فوج -

منصورہ = فتحمند - کامیاب - مدد کی ہوئی -

خاطرِ قاصر = ناچیز دل - گنہگار دل

بنا براں = اِسی لئے - اس وجہ سے -

مشارٌ الیہ = جس کی طرف اشارہ کیا جاوے

انتساب = منسوب - نسبت ہونا -

امرائے عظام = بڑے بڑے امیر لوگ

رفاقت = دوستی - اُلفت -

سر باز نخواہد زد = سر نہ پھیرے گا - منہ نہ موڑے گا -

سرکردگی = صدارت - سرداری - سربراہ کاری -

مصحوب = ہمراہ - ساتھ -

گردوں مدار = آسمان کی قیام گاہ - آسمان کے رکھنے کی جگہ -

درگاہ معلّٰی = دربار -

یاوری کند = مدد کرے -

انور = سب سے زیادہ روشن -

اطہر = سب سے زیادہ پاکیزہ - نہایت پاک جگہ -

مجری خدمت = خدمت کو جاری رکھنے والا۔

عرضداشت = عرضی۔ درخواست۔

رقعۂ سی ودوم

جادۂ صواب = صحیح راستہ۔ سیدھی راہ۔

مرتکب = بُرا کام کرنے والا۔ عمل بد کرنے والا۔

اعمال نکوہیدہ۔ برے کام۔ افعال بد

پیشکش۔ تحفہ۔ ہدیہ۔

سرکار معلّٰی۔ دربار عالی۔ شاہی بڑا دربار۔

تقدیم = پیشقدمی۔ پیشدستی۔ پہلے کرنا۔

خدمات مرجوعہ = سپرد کیا ہوا کام۔ کار متعلقہ

تہاون = سستی۔ تساہل۔ کسل مندی۔

بخاطر ملکوت ناظر۔ عالم فرشتگان کا نظارہ کرنے والا دل۔ بادشاہ سلامت کا دل۔

ظلّ ظلیل = ہمیشہ رہنے والا سایہ۔ سایۂ دراز۔ گھنا سایہ۔

تعلّل = دیر۔ تاخیر۔ بہانہ جوئی۔ علّت یا سبب اٹھانا۔

کافۂ برایا۔ عام مخلوق۔ عام لوگ۔

کوتہ اندیشاں = انجام نہ سوچنے والے۔ کم عقل۔

حیرت دیگراں = دوسروں کو حیرت انگیز واقعات سے سبق سکھانا۔

خانہ زاد = گھر کا پرورش یافتہ۔

ابد التظلیل = ہمیشہ سایہ ڈالنے والا۔ ہمیشہ سایہ فگن۔

تعہد = قول اقرار۔ وعدہ کرنا۔ عہد وپیمان کرنا۔

پیشگاہ اعلیٰ = بڑا دربار شاہی دربار۔

برسم پیشکش = بطور ہدیہ۔ تحفۃً۔

خزانۂ عامرہ۔ آباد خزانہ۔ شاہی خزانہ۔ بڑا بیت المال۔

بجہت خویش = حسب خواہش۔ اپنی طبیعت کے مطابق۔

ممالک محروسہ = قبضہ کئے ہوئے ملک۔

رقعۂ سی وسوم

صافی ضمیر = صاف قلب والا۔

معادن = معدن کی جمع۔ کان۔

الماس = ہیرا۔
عقوق = احسان فراموشی کرنا۔ مردود۔ [نافرمانی
انحراف = پھر جانا۔ منہ موڑنا۔
جمعیتے شائستہ = لائق اور تجربہ کاروں کا [ایک گروہ
عین صلاح = درست مشورہ۔ صحیح رائے۔
مورث = ترکہ دینے والی۔ حصّہ دینے والی۔
مہم سازی = معاملہ سازی۔ کام بنانا۔
والاجاہ = بزرگ مرتبہ۔ عالی رتبہ۔
پیشکشہائے گرامیہ = بزرگ تحفے
عالی قدر ہدیے۔
مسدود = بند۔ رُکا ہوا۔
مہم = اہم کام۔ مشکل معاملہ۔ خاص کام
بتوفیق ایزدی = خدا کی توفیق سے۔
اللہ کی مدد سے۔
اسہل وجہے = نہایت آسان طریقہ۔
نفائس = نفیس کی جمع۔ عمدہ چیزیں۔
نوادر = نادر کی جمع۔ عجیب عجیب تحفے
موفور = کثیر۔ زیادہ۔ بہت۔
اقیال = بڑے بڑے بیش قیمت تحفے۔

دفائن = دفینہ کی جمع۔ خزانہ۔
نامحصور = بے شمار۔ بے عدد۔
بنادر = بندر کی جمع۔ بندرگاہ۔
حوزہ = احاطہ۔ قبضہ۔
تصرف = قبضہ۔

رقعۂ سی وچہارم

حاجب = پاسبان۔ دربان۔
بوضوح پیوست = ظاہر ہوا۔ صاف [صاف معلوم ہوا۔
بحسب ظاہر = بظاہر۔ بادی النظر میں۔
اعانت = مدد کرنا۔
پنہانی = پوشیدہ طور سے۔ خفیہ۔ چھپا کر۔
تہیّہ = اکٹھا کرنا۔ تیار کرنا۔
کمک = مدد۔ حمایت۔
سائر قلاع = تمام قلعے۔
بجد است۔ کوشاں ہے۔ کوشش کر رہا ہے۔
دوروئی = کسی سے کچھ کہنا۔ منہ سے کچھ
کہنا دل میں کچھ اور رکھنا۔
کرم ایزد متعال = خدائے بزرگ و
برتر کی بخشش۔ اللہ تعالیٰ کا کرم۔

جل شانہٗ = اُس کی شان بڑی ہے۔
حق ناشناس = حق نہ پہچاننے والا۔
ناسپاس = ناشکر گزار۔ کفران نعمت کرنیوالا۔
امتثال = حکم ماننا۔ فرمانبرداری کرنا۔
تابعداری کرنا۔
حکم معلّٰی = بزرگ و برتر حکم۔ شاہی فرمان۔
گرانی = بھاری پن۔ بوجھ۔ زیادتی۔
پندار = غرور۔ گھمنڈ۔
پاداش = بدلہ۔ اجر۔
من بعد = اِس کے بعد۔
احدے = کوئی شخص۔
ارتکاب = عمل میں لانا۔ جرم کرنا۔
ظل ظلیل = ہمیشہ رہنے والا سایہ۔
سایۂ دراز۔
جہانبانی = حکمرانی۔ فرمانروائی۔ بادشاہی۔
ابدالتظلیل = ہمیشہ سایہ افگن۔

رقعۂ سی و پنجم

وفور آب = پانی کی کثرت۔ پانی کا زیادہ ہونا۔
آبادانی = آباد۔ آباد ہونا۔

نشاط افزا = خوشی بڑھانے والی۔
فرحت بخشنے والی۔
کثرت مزروعات = کھیتوں کی زیادتی
کشت زار کی بہتات۔
طے مراحل = منزلوں کو طے کرنا۔ قطع
مسافت کرنا۔
چشمہائے خوشگوار = پانی کا خوبصورت
اور عمدہ چشمہ۔
قریات = قریہ کی جمع۔ گاؤں۔ قصبہ۔
مزرعہائے = مزرعہ کی جمع۔ کھیت
کشت زار۔
گفتہ = قول۔ کہنا۔ حکم۔
اوطان = وطن کی جمع۔ وطن۔ پیدائش
کی جگہ۔ رہنے کا مقام۔
مالوفہ = عزیز۔ محبوب۔ پیارا۔
بے مزروع = غیر کاشت۔ بے تخم ریزی
افتادہ زمین۔ [فتنہ پرداز۔
زیادہ سراں = سرکش۔ مغرور۔ باغی۔
ممالک محروسہ = مفتوحہ ملک۔

سہیم = حصہ دار۔ ساجھی۔ شریک۔

کافر نعمتی = ناشکری کرنے والا۔

سائر = تمام۔ سب۔ جملہ۔

حق ناسپاس = حق کا شکر نہ ادا کرنے والا

احسان فراموش۔ ناشکر گزار۔

نخوت = غرور۔ گھمنڈ۔

سبحان اللہ۔ کلمۂ تعجب۔ خدا پاک ہے۔

رضواں کدہ = داروغہ بہشت کا گھر۔ جنت

برومند = بار دار۔ سرسبز و شاداب

پھلا پھولا۔

زیاں = مضرت رس۔ نافرماں بردار

ناشکر گزار۔ نالائق۔

بقدر مقدور = حیثیت کے مطابق۔

اختیار کے موافق۔

استمالت = مائل کرنا۔ دلجوئی کرنا۔

اقبال لایزال = ہمیشہ رہنے والی

خوش نصیبی۔ دائمی خوش قسمتی۔

تمرّد = سرکشی۔ روگردانی۔ غرور۔

طغیان = حد سے بڑھنا۔ زیادتی گمراہی

عبرت پذیر = سبق حاصل کرنے والا

حیرت انگیز واقعہ سے اصلاح قبول کرنیوالا

غنائم = غنیمت کی جمع۔ مال مُفت۔ لوٹ

کا مال۔

موفورہ = زیادہ۔ کثیر۔ بہت زیادہ۔

نقود = نقد کی جمع۔ سکہ۔ روپیہ۔

اجناس = جنس کی جمع۔ غلّے۔

نامحصورہ = بے حد۔ بے شمار۔

آسماں جاہ = آسماں کا سا مرتبہ والا۔

رقعۂ سی و ششم

مناشیر = منشور کی جمع۔ فرامین۔ احکام

شاہی حکمنامے۔

مطاعہ = اطاعت کیا گیا۔ تابعداری

کیا ہوا۔ مانا ہوا۔

تمارض = بغیر بیماری کے اپنے آپ کو

مریض ظاہر کرنا۔ بیماری کا بہانہ کرنا۔

اغوا = بہکانا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔

عبودیت۔ بزرگی۔ تابعداری۔

تہاون = سستی۔ کاہلی۔ تساہل۔

دریافت = حاصل کرنا۔ پانا۔

فرستادہا = قاصد لوگ۔ پیغام بر۔

فسون = جادو۔ منتر۔ سحر۔ فریب۔

بمجرد استماع = سنتے کے ساتھ ہی۔ سنتے ہی۔

ورود فرمان = حکم کا صادر ہونا۔ فرمان نافذ ہونا۔ شاہی حکم جاری ہونا۔

لازم الاذعان = جس کا ماننا واجب ہو۔ جس کی اطاعت ضروری ہو۔ جس کی تابعداری و فرمانبرداری کرنا فرض ہو۔

رنجور = بیمار۔ مریض۔

تزویر = مکر و فریب۔ حیلہ و بہانہ۔

تطمیع = لالچ دلانا۔ حرص کرنا۔

کسب = حاصل کرنا۔ کمانا۔

متقاعد = سستی کرنے والا۔ کاہلی کرنے والا۔ پست ہونے والا۔

کرامات = بزرگیاں۔ بزرگی کی علامات۔ حیرت انگیز و خلاف عادت۔

حاجب = دربان۔ پاسبان۔

نام بردہا = وہ لوگ جن کے نام اوپر گزر چکے۔ نام لئے ہوئے لوگ۔

ایصال = پہنچانا۔ بھیجنا۔

پیش گاہِ خلافت = شاہی دربار۔

دست و پا زد = ہاتھ پاؤں مارا۔

اندیشہ از قوت بفعل نیامد = خیال نے عملی جامہ نہ پہنا۔

تعلل = بہانہ جوئی۔ علت یا سبب پیدا کرنا۔

نظر انور و اطہر = نہایت پاک اور روشن آنکھ۔

اقاصی = اقصیٰ کی جمع۔ بعید۔ بہت دور شریف لوگ۔

ادانی = ادنیٰ کی جمع۔ نزدیک تر کمینہ لوگ۔

فرامین = فرمان کی جمع۔ شاہی احکام۔

منشور = فرمان۔ حکم شاہی۔

لامع النور = نور کو چمکانے والا۔ نہایت پُرنور۔ بہت روشن۔

لطائف الحیل = اچھے حیلے۔ عمدہ ٹال مٹول۔ نفیس بہانے۔

وطیرہ = طور۔ طریقہ۔ دستور۔ رسم عادت

مبلغ معتدبہ = گنے ہوئے زر نقد۔ شمار

کی ہوئی روپیوں کی کافی تعداد۔

کدام یارا = کیا مجال۔ کونسی طاقت۔ کیا بس ہے

ناموران آفاق = دنیا کے مشہور لوگ۔

والاشان = بڑی شان والا۔ ذی رتبہ۔

بھزار جر ثقیل = ہزاروں دقت (سے) و پریشانی (کے ساتھ)

برسم پیشکش = بطور ہدیہ۔ تحفہ۔ سوغات کے طریقہ پر۔

ہون = زمانۂ قدیم کا ایک مشہور سکہ۔

رقعۂ سی و ہفتم

عقیدت سرشت = فطرتاً معتقد۔ جس کی خصلت بزرگوں سے اچھا اعتقاد رکھتی ہو۔

آداب تہنیت = مبارکبادی کے طریقے۔

مطلع - ظاہر ہونے یا نکلنے کی جگہ۔

انوار سعادت = نیکی یا خوش نصیبی کی روشنیاں۔

کامرانی = فتحمندی۔ مقصدور ہونا۔

مبداء = شروع ہونے کی جگہ۔ جائے آغاز۔

آثار بہجت = خوشی کے نشانات۔

عالم افروز = دنیا کو روشن کرنے والا۔

ہنگام ظہور = ظاہر ہونے کے وقت۔ نکلنے کے وقت۔

تباشیر = خوشخبری۔ ہر چیز کی ابتدا۔ صبح کا آغاز

لمعان = چمک۔ روشنی۔ نور۔

آفتاب عظمت و جلال = بزرگی و عزت کا سورج یعنی شاہی شان و عظمت کی شہرت

ذات قدسی صفات = پاکیزگی کی صفت رکھنے والی ذات۔ فرشتہ خصلت۔

خجستہ = مبارک۔ نیک انجام۔ برکت والا۔

میامن = میمنت کی جمع۔ برکتیں۔ نیکیاں۔ سعادتیں۔

روز مسعود = مبارک دن۔ یوم سعید۔ نیک دن۔

قرنہاے بیشمار = بیحد و بیحساب قرن۔ ان گنت سال۔

زینت افزاے = آرائش بڑھانے والے۔ سجاوٹ زیادہ کرنے والے۔

مجامع = مجمع کی جمع = جمع ہونے کی جگہیں۔ اکٹھا ہونے کے مقام۔

انفس = جمع نفس کی بمعنی جان۔ روح۔

آفاق = آسمان کے کنارے۔ عالم اجسام۔ دنیا۔

خلاق جہاں ۔ دُنیا کو پیدا کرنے والا ۔
کفہ = ترازو کا پلڑا ۔ ہر وہ چیز جو مثل ترازو ہو
برجیس = ستارۂ مشتری ۔ قاضی فلک ۔
پاسنگ = پسنگا ۔ وہ پتھر جو ترازو کے
دونوں پلڑے برابر کرے ۔
ظل اللہ = خدا کا سایہ ۔ مجازاً بادشاہ وقت
نیّر = آفتاب ۔ سورج ۔
جہاں تاب = دُنیا کو روشن کرنے والا ۔
ابد پیوند = ہمیشہ رہنے والی ۔ جاودانی ۔
انقراض دوران ۔ زمانے کا ختم ہونا ۔
نور بخش = روشنی دینے والا ۔

رقعہ سی ہوشتم

صفائی طویت = نیت کی اچھائی ۔
کافۂ انام = تمام مخلوقات ۔
منوط = وابستہ ۔ لگا ہوا ۔
مربوط ۔ متعلق ۔ شامل ۔
مسئلت = سوال کرنا ۔ مانگنا ۔
مراسم تہنیت ۔ خوشخبری دینے کے طریقے
تقدس ۔ پاکیزہ ۔ پاک صاف ۔

سعادت فرجام = نیک انجام ۔ اچھے
نتیجے والا ۔ نیک بخت ۔
ساحت = میدان ۔ وسعت ۔ صحن ۔
زمان = زمانہ مراد ۔ آسمان ۔
قرن ثانی = دوسرا قرن (تیس سال کا
ایک قرن ہوتا ہے ۔
جاوید طراز = ہمیشگی کے نقش والا ۔
میمنت مانوس = برکت سے ملا ہوا مبارک ۔
فرخی = نیک فالی ۔ نیک شگون ۔
فرخندگی = مبارک ہونا ۔ مبارک بادی ۔
عرصۂ ربع مسکوں = دنیا کے چوتھائی آباد حصہ کا میدان ۔
موہبت کبریٰ = بہت بڑی بخشش ۔ بڑا عطیہ
عطیہ عظمیٰ = بڑی بخشش ۔ بڑا انعام ۔
واہب العطایا = بخششوں کا دینے والا ۔
برگزیدہ بارگاہِ کبریا ۔ خدا کے دربار کا پسندیدہ ۔
حق سپاس گذاری = شکر ادا کرنے کا حق ۔
ایزد متعال ۔ خدائے بزرگ و برتر ۔
ذات والا صفات ۔ بڑی صفتوں والی ذات
قدسی سمات ۔ پاک طبیعت ۔ اچھے طریقوں والا ۔

مظہر اتم = کامل۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔
افضال = فضل کی جمع۔ بزرگیاں۔
فراواں سال = بیشمار سالوں تک۔
سریر آراے = تخت کو آراستہ کرنے والا۔
جاہ و جلال = بزرگی اور مرتبہ۔
وجود مسعود = نیک ذات۔
فائض الجود = بخشش کا فیض پہنچانے والا
بہرہ مند = حصّہ لینے والا۔ خوش نصیب۔

رقعہ سی و نہم

پرستان حریم اقدس = پاک چہار دیواری
کے پوجنے والے۔ دربارِ شاہی کے مخلص
حطیم خلافت = سلطنت کی دیوار۔
سطوع اختر = ستارہ کی بلندی۔
فراوان عزت و کرامت = بیحد عزت۔
ابد الدہر = ہمیشہ جبتک زمانہ قائم رہے۔
انجمن افروز = مجلس کو روشن کرنے والا۔
مجامع = مجمع کی جمع۔ جمع ہونے کا مقام۔
فروغ بخش = روشنی دینے والا۔
بزم ہستی = زندگی کی محفل۔ عالم وجود۔

از دیاد = زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔
کارخانۂ ایجاد = دُنیا کا کاروبار۔
آسائشِ عباد = بندگان خدا کا آرام۔
خلافت پیرایہ = سلطنت کو سنوارنے والا۔
ساکنان بسیط زمین = فرش زمین پر رہنے والے
مخلد = ہمیشہ۔ دائمی۔
مبسوط = کشادہ۔ پھیلا ہوا۔

رقعہ چہلم

حیات ابد قرین = ہمیشہ رہنے والی
زندگی و حیات جاودانی۔ دائمی زندگی
استماع = سُننا۔
وہاج = درخشاں۔ روشن۔ منوّر۔ چمکتا ہوا۔
قدسی امتزاج = پاکیزگی سے ملا ہوا
نہایت پاک وصاف۔
عالم السر و الخفیات = بھید اور چھپی ہوئی
باتوں کو جاننے والا۔ مجازاً شاہجہاں۔
کلفت = تکلیف۔ مصیبت۔ پریشانی۔
سراسیمگی = پریشانی۔ حیرانی۔
سررشتۂ طاقت = قوت کا تاگا۔

ازدست دادہ۔ چھوڑ دیا۔

چارہ = علاج۔ تدبیر۔

ابواب عنایت = مہربانی کے دروازے

رحمت ایزدی = اللہ کی مہربانی۔ خدا کی عنایت

صیانت = حفاظت۔ نگرانی۔

عالمیان = دُنیا والے۔ اہل جہان۔

مفتوح = کھُلا ہوا۔ کشادہ۔

استقامت = قائم رہنا۔ مضبوط رہنا۔

ادوار = دور کی جمع۔ زمانے۔

اکوان = کون کی جمع۔ عالم۔ جہان

جہانیاں۔ دُنیا کے لوگ۔ جہان والے۔

سامع افروز = کانوں کو روشن کرنے والی۔

انواع بہجت وسرور۔ طرح طرح کی خوشی ومسرت

حزن واندوہ۔ رنج وغم۔

حق جل شانہ = خدا جس کی شان بہت بڑی ہے

آرائش بلاد = شہروں کی زینت۔

وابستہ بدان است = اُس سے متعلق ہے

عین الکمال۔ وہ بُری نظر جو اچھی چیزوں کو

خراب کردے۔

عوارض۔ عارضہ کی جمع۔ بیماریاں۔ امراض

مکارہ = مکروہات۔ صدمے۔ تکالیف۔

رقعۂ چہل ویکم

ذات مُلکی صفات = وہ ذات جس میں

فرشتوں کی سی صفتیں پائی جائیں۔

تکسیر بدنی = جسم کا ٹوٹنا۔ اعضاء شکنی۔

نقاہت = کمزوری وناتوانی۔

مہین برادر = سب سے بڑا بھائی۔

متصدی = پیشکار۔ منشی۔ محرّر۔ کاتب۔

اوامر = امر کی جمع۔ حکم۔

چکلہا = پر گنے۔ محلّے۔ احاطے۔

برائے نامبود = برائے نام۔ معمولی۔

رتق وفتق = بند وبست۔ انتظام۔

والاقدر = بزرگ مرتبہ۔ اعلیٰ درجہ والا۔

بااخلاص = خالص محبت والے سچی اُلفت والے

سعادت دارین = دونوں عالم کی بھلائی۔

فیض موہبت = فیض عطا کرنے والی۔

حکم قدسی = پاکیزہ حکم۔ شاہی فرمان۔

تمشیت = رواں کرنا۔ جاری کرنا۔

بے اعتدالی = حد سے بڑھ جانا۔
سزائے لائق = معقول سزا۔
معروضہ فی الصدور = ابتدا میں بیان کیا ہوا۔
مکان اقامت = ٹھہرنے کی جگہ۔ قیامگاہ۔
عدو مال = دشمن کو پامال کرنے والا۔
اسرع اوقات = جلد سے جلد۔ نہایت جلد۔
مافی الضمیر = دل کا ارادہ۔ دلی مقصد۔
ممالک محروسہ = مقبوضہ ممالک۔ مفتوحہ ملک
بدپردازی = بدنظمی۔ بدانتظامی۔

رقعۂ چہل و دوم

للہ الحمد والمنۃ = خدا کا شکر و احسان ہے۔
بدو = ابتدا۔ آغاز۔ شروع۔
اہتزاز = خوشی۔ گھاس کا ہلنا۔
روائح = رائحہ کی جمع۔ خوشبوئیں۔
الی الآن = اب تک۔ اس وقت تک۔
تمہید = بچھانا۔ ہموار کرنا۔ درست کرنا۔
ارادت = اعتقاد۔ عقیدہ۔ اچھا خیال۔
تشئید = مضبوط کرنا۔ مستحکم بنانا۔
مبانی = بنیاد۔ جڑ۔ اساس۔

سداد = کام میں راستی۔ کردار کی درستگی۔
مقصر = قصور کرنے والا۔ ملزم۔
ضبط = انتظام۔ بندوبست۔
استرضائے = خوشنودی چاہنا۔
راسخ قدم = مستقل مزاج۔ پختہ خیال۔
ممر = راہ گذر۔ گذرنے کی جگہ۔
ارادت ازلی = خداوند تعالیٰ کا ارادہ۔
مشیت لم یزلی = خدا کا ارادہ۔ اللہ کی رضا۔ کا تقاضا۔
مقتضائے طبیعت بشری = انسانی فطرت
مغلوب واہمہ = خیالی کیفیت سے متاثر۔
جمعیت باطن = دل کا اطمینان قلب کا سکون
عازم = ارادہ کرنے والا۔ نیت کرنے والا۔
احراز سعادت = نیک بختی کو مضبوط کرنا۔
خاطر فاتر = سست دل۔ خراب دل۔
مستمند = آرزومند۔ خواہشمند۔
نیل دولت استلام۔ بوسہ دینے کی دولت حاصل کرنا
سدہ = آستانہ۔ چوکھٹ۔
سپہر احتشام = شان و شوکت کا آسمان یعنی جاہ و حشمت
تبیین = بیان کرنا۔ آشکارا کرنا۔

سرشار = نشہ میں چور۔ بیخود۔

مراحم = مہربانیاں۔ عنایتیں۔

اشفاق = مہربانیاں۔

مرید نوازی = اپنے شاگرد یا معتقد کی عزّت بڑھانا۔

حکم والا = بزرگ حکم۔ بڑا حکم۔ شاہی حکم۔

شرف نفاذ = جاری ہونے کی بزرگی یعنی جاری ہونا۔

باریافتن = دخل پانا۔ داخل ہونا۔

عالم مدار = دنیا کو قائم رکھنے کی جگہ۔ دُنیا کا قیام گاہ۔ دنیا کا قیام گاہ۔

دروب = درب کی جمع۔ پھاٹک۔ کلاں دروازہ۔

عنایت خسروانی = شاہی مہربانی۔

حراست = نگہبانی کرنا۔

جانسپار = جان فدا کرنے والا۔ فدائی۔

سکون باطن۔ دل کا اطمینان۔ دلجمعی۔

سعادت زمین بوس = آستانہ چومنے کی نیک بختی۔

اشرف = بزرگ۔ بڑا۔ برتر۔

عقیدت بیان۔ اچھے اعتقاد ظاہر کرنے والی۔

تقصیرات = خطائیں۔ غلطیاں۔

غایت = نہایت۔ بے انتہا۔

رقعۂ چہل و سوم

عتاب آمیز = غصّہ سے ملا ہوا۔

شرف وصول = پہنچنے کی بزرگی۔ ملنے کا شرف

سراپا تقصیر = سر سے پیر تک گنہگار۔

خورشید ضیا = سورج کی سی روشنی رکھنے والی۔ نہایت روشن۔

ہموارہ = ہمیشہ۔

سن تمیز۔ سن شعور کو پہنچنا۔

انواع خفت = طرح طرح کی ندامت۔

فرامین سابقہ = پچھلے احکام۔ گذشتہ شاہی حکمنامے۔ پہلے کے احکام۔

ناطق = بولنے والا۔ گواہ۔ ثبوت۔ دلیل

حسن اعتقاد = اچھا عقیدہ۔ اچھا خیال۔

تحمّل زیادتیہا = سختیوں کو برداشت کرنا۔

رسوخ عقیدت = اعتقاد کی مضبوطی۔

مستور۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔

موافق = دوست۔ آشنا۔ خیر خواہ۔

منافق = دشمن۔ بدخواہ۔

ناراست = غیر صحیح۔ نازیبا۔ لغو۔ جھوٹ۔

امتیاز = تمیز کرنا۔ پہچاننا۔

رقعۂ چہل و چہارم

مراسم عقیدت و اخلاص = سچی محبت اور اچھے اعتقاد کے آداب۔

قدسی صحیفہ = پاک خط۔ پاکیزہ تحریر۔

از روئے طیش = غصہ کی وجہ سے۔

بوضوح انجامید = ظاہر ہوا۔ صاف صاف معلوم ہوگیا

سراسر تقصیر = سر سے پیر تک گناہ سے آلود

معاتب = عتاب کیا گیا۔

بکرات و مرات = مکرر سہ کرر۔

ارسال نوشتجات = خطوط کا بھیجنا۔

فتنہ افزا = نزاع بڑھانے والا۔

مسدود گردد = بند ہو جائے۔

صریح فرمودن = ظاہر کرنا۔ تشریح کرنا۔

بلوازم احتیاط پرداختہ = احتیاط کے تمام ضروریات مصروف ہو کر ہر طرح کی ضروری احتیاط عمل میں لانا۔

مفتن = فتنہ پرداز۔ فسادی۔ جھگڑالو۔

وساطت = ذریعہ۔ وسیلہ۔

ترحم = رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔

مزید کلفت = زیادہ تکلیف۔

مصلحت کار = کام کی اچھائی یعاملہ کی درستگی

مرعی۔ رعایت کیا گیا۔ حفاظت کیا ہوا۔

علیٰ ای حال = کسی حال میں۔

سرِ تقصیر = قصور کا خیال۔ جرم کا خیال۔

تحویل = سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا۔

ملبوس خاصہ = خاص لباس خلیعت خاص

امتثال = حکم ماننا۔ اطاعت کرنا۔

قضا و قدر = خدا کا حکم۔ حکم الٰہی۔

سر نزدہ = ظاہر نہیں ہوا۔

مثوبات اخروی = عاقبت کی بھلائیوں کے بدلے۔ عالم آخرت نیکیوں کے بدلے۔

رقعۂ چہل و پنجم

وفاکیش = نہایت وفادار۔ بامروت۔
یکجہتی = محبت۔ دوستی۔
التفات عنواں = جس کی ابتدا توجہ اور خاص
عنایت کے مضمون سے ہو۔
نشاط افزائے = خوشی بڑھانے والا۔
خاطر آرزومند = خواہشمند دل۔ آرزو سے
بھرا ہوا دل۔
الم جدائی = ہجر کا صدمہ۔ فراق کا رنج۔
سوز مفارقت = جدائی کی جلن۔
وصال ہجر آمیز = جدائی سے ملا ہوا وصل۔
دوری سے ملی ہوئی۔ نزدیکی۔
وتیرہ = قاعدہ۔ طریقہ۔
گرامی = بزرگ۔ برتر۔ والا۔ اشرف۔
حیرت انگیز = حیرت و تعجب پیدا کرنے والا۔
دلنشین۔ دلکش۔ پسندیدہ۔ عمدہ۔
نزہت = پاکی۔ تازگی۔ سرسبزی۔

رقعہ چہل و ششم

عز اسمہ۔ اُس کا نام سب پر غالب ہے۔
حادثۂ عظیم = بہت بڑا واقعہ بڑی مصیبت

صبر جمیل = اچھا صبر۔ بڑا صبر۔
اجر جزیل = بہت بڑا (نیک) بدلہ۔
کرامت کناد = عنایت فرمائے۔ بخشدے
کجا بنگارش گنجد = تحریر میں کہاں سما سکے۔
قضیۂ ناگزیر = ضروری فتنہ۔ وہ جھگڑا جس
سے اجتناب ممکن ہی نہ ہو۔
یارا = طاقت۔ قابو۔ امکان۔
درد جگر گداز = کلیجہ کو پگھلا دینے والا درد۔
شکیب ربا = صبر کو اچک لینے والا۔
بے صبر بنا دینے والا۔
آن صاحبہ = یعنی جہاں آرا بیگم۔ ہمشیرہ کلاں
اورنگ زیب۔
دلِ بیتاب = بےچین دل۔ بیقرار دل۔
تقدیر ایزدی = حکم الٰہی۔ حکم خداوندی۔
قضائے آسمانی = حکم خدا۔ آفت ناگہانی۔
کل من ...... والاکرام = دنیا کی ہر مخلوق فنا
کے گھاٹ اُترنے والی ہے اور خدائے
بزرگ و برتر کی ذات پاک ہمیشہ قائم رہیگی۔
درد شرمساری = شرمندگی کا درد۔ ندامت کی تکلیف

تعزیت داران = غم منانے والے۔

اظہارِ غم و ماتم کرنے والے۔

تسلیہ = اطمینان۔ تسلی۔ تشفی۔

خیرات مستحقاق = حقداروں کو زکوٰۃ دینا۔

روحِ مطہر = پاک روح یعنی شاہجہاں کی روح

ہدیہ بگذرانند = تحفہ بھیجیں۔ نذر پیش کریں۔

رقعۂ چہل و ہفتم

صدق موالات = باہم دوستی کی سچائی۔

منوال = طریقہ۔ قاعدہ۔

عدو اللہ = خدا کا دشمن۔ بادشاہ کا دشمن۔

تا حال = اس وقت تک۔

نوشتجات = تحریریں۔ خطوط۔

بتازگی = حال میں۔ تازہ تازہ۔ ابھی۔

متصدع = تکلیف پانے والا۔

نہج = طور۔ طریقہ۔ قاعدہ۔

پیش نہاد = دل کا ارادہ۔ منظور خاطر۔

روے دادہ = ظاہر ہوا۔ پیدا ہوا۔

صوابدید = مشورہ۔ صلاح۔ درست۔

خلقت محمود۔ نیک سرشت۔ عمدہ فطرت والا

منیر = روشن۔ منور۔

فوت فرصت = موقع کا ہاتھ سے نکل جانا۔

رقعۂ چہل و ہشتم

کامگار = مقصدور۔ فتحمند۔ کامیاب۔

نخل حیات = زندگی کا پودا۔ زندگی کا درخت

برخوردار = پھل کھانے والا۔

مسرت قرین = خوشی و انبساط سے ملا ہوا۔

نہایت خوش۔

مفاوضات = وہ خطوط اور مکاتیب

جو بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

لکھے جائیں۔ مفاوضہ کی جمع۔

مہر افزاے = محبت بڑھانے والے۔

بہجت بخش = خوشی بخشنے والا۔

خاطر مشتاق۔ آرزومند دل۔ شائق دل۔

واپرداختن = فرصت پانا۔ خالی ہونا۔

فراغت حاصل کرنا۔

معززانہ اخبار = باعزت خبریں۔ اچھی خبریں۔

جہاں مدار = دنیا کے قائم رکھنے کی جگہ۔

عالم کے قیام کا مرکز۔

خبرِ خیرت اثر - نیک اثر رکھنے والا -
مصحوب = ہمراہ - ساتھ -
جوابِ باصواب = عمدہ جواب مفصل جواب
وافی مسرت = پوری خوشی - کامل سرور
امنیت = آرزوئیں - امیدیں -
نہجِ مرغوب = پسندیدہ طور پر - خاطر خواہ -

رقعۂ چہل و نہم

واقفانِ عز وجلال = عزت و بزرگی کی محفل کے رازدار
مصدر = صادر ہونے کی جگہ - نکلنے کی جگہ -
انواع خدمات شائستہ طرح طرح کی لائق خدمتیں
بحکم کار فرمائی = حکم و ہدایت کے مطابق -
منشا کے مطابق -
خرد ہوش افزا = دانائی و بیداری عقل بڑھانے والی -
اغوا = بہکانا - اُبھارنا -
زیادہ سراں = سرکش - مغرور -
نقد و جنس = روپیہ و غلہ -
محبوس = مقید - در بند - نظر بند کرنا -
وجوب = واجب ہونا - ضروری ہونا -
اطاعتِ خداوندگار = آقا کی تابعداری

بغی = گمراہی - دشمنی -
مستقیم = ثابت قدم - پختہ خیال - مضبوط
ارادہ رکھنے والا -
خویشتن داری = خودداری - اپنا رکھ رکھاؤ -
قوتِ قاہرہ = غیظ و غصہ کی طاقت -
جابرانہ قوت -
تلخی = خرابی - سزا - سرزنش -
مرارت = کڑواپن - تلخی -
کامِ عفو = معافی کا تالو - درگذر کرنے کا منہ -
چاشنیٔ شہدِ انتقام = بدلہ لینے کے شہد کا ذائقہ -
نفسِ امارہ قہری - غیظ و غضب میں ڈالنے
والی بُری خواہش -
مکیف = نشہ میں چُور - سرشار - مخمور -
اندوختۂ سالہائے دراز = مدتوں اور
برسوں کا جمع کیا ہوا مال -
عفو را بر انتقام سبقت = بدلہ لینے سے
پہلے معاف کرکے -
کینہ توزی = دشمنی کرنا حسد و بغض رکھنا -
برگزیند = چن لے - اختیار کرلے -

ہردوسرا = دونوں جہان۔ دونوں عالم۔

رقعۂ پنجاہ ام

ظلیت الٰہی۔ خدا کا سایہ ڈالنا۔

کافۂ برایا = تمام مخلوق۔ ساری رعایا۔

رمۂ = گلہ۔ ریوڑ۔ جھنڈ۔

مراعات۔ رعایتیں۔ آسانیاں۔

لوازم پاسبانی = حفاظت ونگہبانی کی ضروری باتیں

فرخندہ ساعات = جسکی ایک ایک گھڑی مبارک ہو

وظائف طاعات = فرمانبرداری کے وظیفے

امنیت مملکت = سلطنت کا امن وسکون۔

رفاہیت خلائق = عام مخلوق کا فائدہ۔

مبادی = ابتدا آغاز۔ شروع۔

احکام کتاب وسنّت = قرآن وحدیث کے حکم

مزایائے اخلاق = اچھی عادتوں کی زیادتیاں

ہَرج ومَرَج = آشوب۔ فتنہ۔ تباہی۔

ایام فترات = فترت کی جمع سستی کے دن

زیادہ سری = غرور۔ نخوت۔ تکبّر۔

وہن = سستی۔ کاہلی۔

امور ولایت = سلطنت کے کام۔

تدارگ = تنبیہ۔ سرزنش۔ ڈانٹنا۔

بے اندامی = بے اندامی۔ بے ادبی۔

اشرار = شریر کی جمع۔ فسادی لوگ۔

خرد آموزگار = سکھانے والی عقل۔

مہیج فتنہ وفساد = لڑائی جھگڑے کا غبار اُٹھانیوالا۔

صدد۔ قرب۔ مقابلہ۔ ہمسری۔ درپے ہونا۔

صواب دید = صلاح۔ مشورہ۔ رائے۔

ہنگام وایام = وقت وزمانہ۔

اغماض عین = چشم پوشی کرنا۔ آنکھیں چُرانا۔

تسویۂ = برابر کرنا۔ مساوی کرنا۔ راست کرنا۔

مصاف = صف باندھنے کی جگہ۔

مبارزت = جنگ۔ لڑائی۔

پیش نہاد = ارادہ۔ نیت۔ منظور خاطر۔

سعادت کیشی = بھلائی کی خصلت رکھنا۔

تلقی نمودن = قبول کرنا۔

وخامت = ناموافقت۔ دشواری۔

مکنون ضمیر = دل کا راز۔

تمام شد

نیشنل پریس الہ آباد میں باہتمام رمضان علی شاہ چھپی